رجسٹرڈ ایل نمبر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریہ

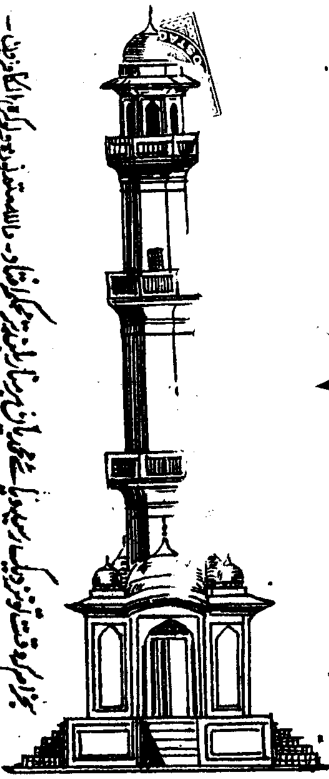

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد ۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۔

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہ ادر قادیان بینی ۔ دوا بینی شفا بینی عرض دار الامان بینی ۔

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ؏ (۲) خواص و معاونین سے ؏ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والون سے ؏ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون کو ؏

فہرست مضامین

(۱) کون ہے ! جو میری آواز سنتا ہے ۔ ص اول
(۲) حجۃ اللہ ص ۲ تا ۴
(۳) انگلستان میں اخلاق اور مذہب کا زوال ۔ ص ۴ و ۵
(۴) ص ۵
(۵) لام ۔ ص ۶
ص ۷ و ۸
ص ۹ و ۱۰
نقارہ کے ثمرات ۔ ص ۱۱
مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۔ خواست نکاح ۔ کالج فنڈ کی رسید زر ص ۱۲
(۱۱) اشتہارات ۔ ص ۱۳ ۔ ۱۴

نمبر ۳۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۳۱ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

کون ہے ! جو میری آواز سنتا ہے

بعض اہل الرائے لوگون کے نزدیک ایک ہی بات کا بار بار دوہرانا اور تکرار کرنا پر لطف نہین رہتا اور اپنے اثر کو زایل کر دیتا ہے لیکن ایک اور فریق ہے جو یہ کہتا ہے کہ

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس + در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اس دوسرے گروہ کا یہہ بہی خیال ہے کہ ایک ہی بات کا تکرار آخر اثر کئے بغیر نہین رہتا ۔ یہانتک کہ ایک موج دریا جو ایک پہاڑ سے جا کر ٹکر کہاتا ہے اور پیچہے ہٹ آتا ہے وہ بہی جب بار بار ٹکرین کہاتا ہے تو اپنا راستہ اس سنگلاخ مین بنا لیتا ہے ۔ پہر انسانی قلوب مین ایک بات کا گہر کرنا کونسی بات ہے ۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کی یہی سنت چلی آتی ہے کہ وہ تہکتے نہین ہارتے نہین لوگ انکی باتون سے بے اعتنائی ظاہر کرتے انہین سڑی اور مجنون کہتے بعض بیوقوف اور سفیہ خود غرض کہہ اٹہتے لیکن وہ ایسے کوہ وقار ہوتے ہین کہ اپنی بات کہے جاتے ہین انکا یہ استقلال عزم الامور مین سے ہوتا ہے اور آخر ایک خارق عادت اثر پیدا کرتا ہے ۔ پس مین بہی اس اسوہ حسنہ کو مد نظر رکہکر کہتا ہون ۔

ہر چند اس سے پہلے بہی بار ہا عرض کیا گیا لیکن محض اس خیال پر کہ ان تحریرون پر کافی اور پورا نوٹس نہین لیا گیا آیندہ بہی خاموش رہین بالکل نا مناسب ہے ۔ کیونکہ قلوب کی مختلف حالتین ہوتی ہین بعض اوقات وہ ایک تحریر پڑہتے یا سنتے ہین اور اس کا کچہہ اثر نہین ہوتا لیکن دوسرے وقت وہ ایسی بیدار حالت مین ہوتے ہین کہ وہی تحریر یا تقریر ایک گہرا اثر کئے بغیر نہین رہتی ۔ کیا عجب کہ یہہ مضمون میرے کرمفرما ناظرین بیداری کی حالت مین پڑہین + الحکم کے چلانے مین جو مالی مشکلات میری راہ مین آ پڑتے ہین وہ بعض اوقات ایسے پشت شکن ہوتے ہین کہ کوئی دوسرا شخص انہین محسوس بہی نہین کر سکتا + مینے ایک مرتبہ اپنی مشکلات کا ایک مرقع ہدیہ ناظرین کیا تہا اکثرون نے اس سے متاثر ہوکر میرے ساتہہ اظہار ہمدردی کیا ۔ لیکن اکثرون نے اسے ایک معمولی طبع آزمائی کا نتیجہ سمجہا +

آپ بخوبی جانتے ہین کہ الحکم کے ذریعہ جن خدمت کا کرنا مقصود رکہا گیا ہے جسقدر فوائد الحکم سے قوم کو پہونچے ہین وہ قوم خود محسوس کر چکی ہے اور اقرار کر چکی ہے لیکن اس کے مقاصد کی اشاعت کا دائرہ اسقدر محدود ہے جو ایک قومی اور مذہبی اخبار کی حیثیت سے بہت ہی کم ہے ۔ وہ قوم جو اشاعت حق کیلئے ایک خاص جوش اپنے اندر رکہتی ہے ۔ جس جوش کی روح انکے اندر خدا تعالے کے ایک مامور و برگزیدہ کے انفاس قدسیہ کے ذریعہ آتی ہے اسکے مسلم قومی آرگن کی اشاعت کا ایک ہزار کے اندر محدود ہو جانا اور اس سے متجاوز نہ ہونا نہایت ہی تعجب خیز امر ہے مین جانتا ہون کہ الہی سلسلون کی ترقی تدریجی ہوتی ہے اور انکے ماتحت نشو و نما پانے والے سلسلون کا بہی یہی حال ہوتا ہے ۔ لیکن اسکے یہ معنے نہین ہین کہ ہم ہاتہہ پاؤن توڑ کر بیٹہہ رہین اور اسباب کے حصول کے لئے کچہہ بہی سعی نہ کرین ۔ مین اس امر کا بہی اعتراف کرتا ہون کہ الحکم کی موجودہ اشاعت اسکے اخراجات کی کفیل ہے لیکن اس مین بہی کوئی کلام نہین کہ بعض احباب کا ادائے قیمت کی طرف سے بے پروا ہونا اور اجرا شدہ وی پی پیکٹون کا واپس کرنا اور اسی قسم کے مزید اخراجات پڑنا کافی ہو جاتی ہے اور مطبع کی بعض دوسری مدات پر بہی ہاتہہ پہیر جاتی ہے ۔

اور پہر بہی آئے دن کسی نہ کسی قسم کے مشکلات کا سامنا رہتا ہے + ان باتون کے علاوہ ضروری امر ہے کہ اخبار کی اشاعت بڑہائی جاوے کیونکہ جسقدر اسکی مالی حالت مستحکم اور اچہی ہوگی اسیقدر وہ زیادہ مفید اور دلچسپ ہو سکے گا + اس لحاظ سے مین سرپرستان الحکم کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ اس کی ترقی اشاعت کیلئے سعی کرین اگر ہر ایک ضلع کی جماعت الحکم کی ایک ایک سو کاپی اپنے ضلع کے لئے لے لیدم اسکی تعداد کئی ہزار ہو سکتی ہے ۔ ہمت اور سعی کیجاوے تو یہ کوئی بڑی بات نہین ۔

تاہم مین اسے کسی قدر نا قابل عمل سمجہہ کر ہر خریدار الحکم کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ کم از کم مہینے مین ایک خریدار جدید تو الحکم کے لئے بہم پہونچائے + جو لوگ الحکم کی خدمات اور اسکے مفاد کے دائرہ کو وسیع کرنے کے آرزومند ہین وہ میری اس تحریر پر توجہ کرین گے + مین امید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر اپنا اثر کئے بغیر نہ رہیگی ۔

اور دراصل یہ سب کچہہ موقوف ہے اللہ تعالے ہی کے فضل اور توفیق پر ۔ اسلئے اس سے دعا ہے کہ تو وہی قلوب کو ادہر متوجہ کرے ۔ مین الحکم کی اگلی اشاعت مین توسیع اشاعت الحکم کا کالم پہر لکہونگا انشاء اللہ ۔ اور ناظم الحکم کو اس امر کیطرف متوجہ کرتا ہون کہ وہ اپنی متفقہ سعی سے اسی سال کے آخر تک اور کچہہ نہین تو دو ہزار تک ہی اسکی اشاعت کو بڑہا دین

حجۃ اللہ

حیدرآباد دکن میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے درمیان خطرناک ہل چل مچی ہوئی ہے اسلئے کہ وہ معلوم کر چکے ہیں کہ اس سلسلہ کی سچائی عام طور پر پھیل چکی ہے اور لوگوں میں عام رجوع پایا جاتا ہے پس وہ اس قبولیت کے روکنے کے لئے ہر طرح ہاتھ پاؤں مار تے ہیں مگر وہ ان کی احمدی جماعت انہیں ان کے منصوبوں میں کامیاب ہونے نہیں دیتی اور ہر قابل جواب تحریر کا جواب شائع کر دیتی ہے مندرجہ بالا مضمون سے ابھی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جسکی اشاعت کی بذریعہ الحکم خواہش کی گئی ہے جسکو میں بڑی خوشی سے چھاپ دیتا ہوں - ایڈیٹر۔

ایک سچے فیصلے کی تیسری بار درخواست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین
اذا تخش عاقبۃ اللیالی + ولم تستحی فاصنع ما تشاء
جب تو انجام کار سے نہ ڈرے اور نہ شرم کرے تو جو تیرا دل چاہے کر
فلا و اللہ ما فی العیش خیر + ولا الدنیا اذا ذہب الحیاء
خدا کی قسم جینے میں کچھ مزا نہیں جبکہ حیا نہ ہو

اما بعد

آج ایک سال سے یہ حجۃ الجبار میری نظر سے گذرا جس میں مؤلف نے سراسر تحکم سے کام لیا ہے اور انوار اللہ کو اپنی ہرزہ درائی سے ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

کا مصداق ٹھہرایا ہے اور اپنے مونہہ کی پھونک سے نور اللہ کو بجھانا چاہتا ہے۔ انوار اللہ کے مقابل مولف صاحب کا یہ فقرہ انہی کے حسب حال خوب ہے (کہ آفتاب پر خاک اڑانا گویا خود ہی کو خاک میں ملانا ہے ہم حیران ہیں کہ انوار اللہ جیسی کتاب جو ابتداء سے انتہا تک قرآنی دلائل سے مالامال ہے اور جس کا حجم بیس جزو کا ہے - یہ چھ ورقی رسالہ جس میں سوئے نقل[1] ایک چٹھی کے کوئی بادلیل بات

[1] ۔ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ شب جمعہ حسب رویا صادقہ غلام رسول - [2] اسماء بینہ مندرجہ رسالہ حجۃ الجبار صفحہ ۱۴ الخ کے تحت بعضا ایسے ناواقف اطفال ہیں جنہیں ابھی تک فراز و نشیب میز نہیں نہ وہ مباہلہ جانیں اور نہ وجوہ مباحثہ - اور بعض ایسے حضرات گرامی کا نام درج کیا گیا ہے جنکی دستی تحریر معلوم ہوا کہ وہ مشتہرہ چٹھی جعلی ہے بالکل بیخبر ہیں۔

نہیں کہ جو کہ غبار پریشانی ڈال سکتا ہے - حالانکہ نقل چٹھی مذکورہ کی لغویت اور مرسل کی چالاکی خود مولف رسالہ کی بینہ تاریخ رجسٹری ۱۳ - اگست سنہ ۱۹۱۵ عیسوی مطبوعہ صفحہ ۲ سطر ا حجۃ الجبار اور میعاد محررہ مولوی محمد علی صاحب من ابتداء ۲۷ - جون سنہ ۱۹۱۵ء لغایت ۱۵ - اگست سنہ ۱۹۱۵ء مطبوعہ حاشیہ صفحہ ۲ سطر ا رسالہ مذکور سے ظاہر ہے کہ ایک ماہ ۱۹ یوم کی میعاد دی گئی تھی - اگر مولف رسالہ کو معلوم نہ ہو تو کسی سے دریافت کرے کہ ۱۳ - اگست اور ۱۵ - اگست میں کتنا فرق ہے اور حیدرآباد و قادیان میں کتنا فاصلہ - کیا مولف رسالہ حجۃ الجبار نے انوار اللہ کے خلاف پر **حیات** مسیح کا ثبوت دیا ہے - یا **معراج** جسمانی کو حسب زعم خود ثابت کیا ہے - یا **شخصی** دجال کو منوایا ہے یا **مردہ** کے دوبارہ دنیا میں لوٹنے کو ثابت کیا ہے - یا **جنت** آدم کا معقول جواب دیا ہے - کچھ بھی نہیں پھر کس منہ سے اس بابرکت و مدلل کتاب کو " محض لغو و ناقابل التفات کہتا ہے - ناظرین خدا کے لئے انصاف فرماویں کہ مولف رسالہ جو اپنے کو اہل سنت اور فرقہ احمدیہ کو محدثنغر قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس سے اس کی کیا مراد ہے اگر یہہ ہے کہ قرآن و حدیث و اسوۂ حسنہ صحابہ کرام کے **عاملین** کا نام اہل سنت - ہے تو چشم ما روشن و دل ما شاد - ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس فرقہ **احمدیہ** کے مخلصین سے بڑھکر آج کوئی روئے زمین پر ان تینوں کا عامل نہیں ہے اور حق تو یہ ہے کہ آپ حضرات افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کے سچے مصداق بنے ہیں کہ **تیس**[30] سے بھی زیادہ آیات سے وفات مسیح ثابت مگر آپ اپنے احبار کی اتباع میں اس کا انکار کرتے ہیں۔ **موت** خضرؑ والیاسؑ و ادریسؑ پر قرآن ناطق ہے۔ مگر آپ ان کے حیات کے مدعی ہیں - صحیح بخاری کی روایت موت مسیح بصراحت بتلاتی ہے - مگر آپ اسکے انکاری ہیں - حیرت ہے کہ راگ و رنگ کے فدائی خلاف سنت نماز معکوس و نماز ہول وغیرہ کے پڑہنے والے - قبروں کے پاس ڈہولک ستار کے ساتھ قوالی سننے والے اور اسکو عبادت و ذریعۂ نجات اعتقاد رکھنے والے - حبس دم اجرائے قلب - ذکر کی ضرب دل پر لگانیوالے ذکر ارہ کرنے والے - صندل مالی - گور پرستی کرنے والے اور بے سود لوبان و عود شوارع عام پر اپنے مرشد کے گرد جلانے اور جلوانے والے اور عبث پہول و پہنکڑی قبروں پر چڑھانیوالے تو اہل سنت کہلائیں جو - برعکس نہند نام زنگی کافور - کے صحیح مصداق ہیں - اور قرآن و حدیث اور

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے بدعتی اور فرقہ محدثہ - العجب ثم العجب مولف صاحب کا وہ مصرع - برعکس نہند نام زنگی کافور - یہاں کیا خوب چسپان ہے - آپکا ارشاد کہ عالیجناب مولانا مولوی الحاج الحافظ محمد انوار اللہ خان صاحب بہادر عم فیضہ کی نسبت بہت گستاخانہ کلمات لکھے ہیں - اہل انصاف انصاف کریں کہ انہوں نے جیسا کہا ویسا سنا۔ سچ ہے ع

دہن خویش بدشنام میالا صائب +
کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد + اور ع

این جہان کوہست و فعل ماندا
سوے ما آید نداہا را صدا

انوار اللہ میں کئی مقام پر اس کا تذکرہ ہؤا ہے آپ یا تو عمدا اوس سے اغماض کرتے ہیں تا عوام کو اشتعال ہو - جیسا کہ آپ حضرات کی عادت شریف ہے - یا **انوار اللہ** کو سرے سے پڑہا ہی نہیں - صرف اس کے ضمیمہ پر اکتفا کیا ہے اور پہڑک اُٹھے اور مرغ بسمل کی طرح پھڑکنے لگے **بندۂ خدا** اگر مردی ہے تو فقط ضمیمہ ہی کا جواب دیجئے وانی لکم ذالک الی یوم **القیامہ** - ہم آپ کے چٹھی کے چھاپ دینے اور اوس کی اشاعت کا شکریہ تہہ دل سے ادا کرتے ہیں - مگر افسوس جس ننگ کے مباہلہ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین میں آپ حضرات کو مدعو کیا ہے اوس سے آپ نے گریز کر کے ایسے پہلو کو اختیار کیا ہے جس میں چند در چند قباحتیں ہیں - منجملہ اس کے چٹھی مشتہرہ مشت بعد از جنگ کی صحیح مصداق ہے اور نیز سلالہ بدعت ہونے کے باعث جو نصوص صریحہ کے بالمقابل مردود ہی قابل التفات نہ سمجھی گئی - اگر فی الحقیقت درخواست چٹھی مذکور نفاق و دروغ بیانی و اطراء و تبختر کی بنیاد پر نہیں اور ع

پارسایان روے در مخلوق
پشت بر قبلہ مے کنند نماز

کی غیر مصداق ہے - تو بسم اللہ آئیے اور روبرو ئے قبلہ حق ہو جائیے آپکو اور ہم کو حق جوئی منظور ہے - اور خاص کر ہم کو دلائل قرآن و حدیث و ظہور کرامات و تائیدات سماوی بحق مدعی **مسیحیت و مہدویت** سے قطعًا قطعًا و یقینًا یقینًا ثابت ہو چکا ہے کہ **مدعی** اپنے دعوے میں راست باز اور سچا ہے اور ہمارے مقابل آپ کو زبردستی بلا تحقیق اس امر پر اصرار ہے کہ **مدعی مذکور** جہوٹا ہے لہذا اس حق و ناحق کے فیصلہ کے لئے

اللہ رب العالمین مالک یوم الدین رب عرش عظیم و صاحب بطش شدید و قہار و قدیر و جبار و بصیر کے حضور بحیثیت وجہ البصیر ہم خود حاضر ہیں - اور بمقابل آپ کے مدعیانہ رنگ میں ہم یہ دعا کرنا چاہتے ہیں کہ اے پروردگار اگر مدعی مسیحیت و مہدویت درحقیقت تیری طرف سے مامور ہو کر بھیجا گیا اور راستباز ہے تو فریق مخالف کے سرگروہ پر ذلت کی مار نازل فرما یا اور اگر وہ درحقیقت کاذب و مفتری ہے جیسا کہ مخالفین یقین رکھتے ہیں تو اوسے فریق مخالف کے سرگروہ کے روبرو وفات دیکر حق اور ناحق کا فیصلہ فرما دے - اس پر فریقین آمین کہیں - پھر اسی طرح فریق مخالف کی طرف سے ایک یا جسقدر مجمع ہو دعا کرے - کہ اے پروردگار **میرزا غلام احمد قادیانی** جو مدعی مسیحیت و مہدویت ہے درحقیقت سچا ہے اور ہم ناحق اوس سے دشمنی رکھتے ہیں - تو ہمارے سرگروہ کو مدعی مذکور کے روبرو وفات دے - اگر وہ درحقیقت کاذب و مفتری ہے جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں تو اوسے ہمارے سرگروہ کے روبرو وفات دے کر حق و ناحق کا فیصلہ ظاہر فرما دے - اسپر فریقین آمین کہیں - **اس فیصلہ کا انتظار** شعبان ۱۳۳۳ھ کی اوس رات کی صبح تک کیا جائیگا جس کی نسبت مشہور ہے کہ ارزاق و اموات و حیات کی چٹھیاں ملکوت سے تقسیم ہوتی ہیں - مباہلہ سے پیشتر مناسب ہوگا کہ فریق مخالف مدعی مذکور کے دلایل کو اوس کی کتابوں سے بخوبی دیکھ لے تاکہ عند اللہ اتمام حجت ہو اور بعد مطالعہ دلائل عام طور پر اشتہار دیدے جیسا کہ کتاب انوار اللہ کے ضمیمہ میں از سطر ۱۵ صفحہ ۴۳ تا سطر ۸ صفحہ ۴۴ لکھا گیا ہے اور سرگروہ کا نام بھی خواہ وہ ایک ہو یا کئی بقلم جلی چھاپ دے معتمد صاحب اس سے آپ اور آپ کے مرشد کیوں گھبراتے ہیں کہ یہیں بیٹھے بیٹھے بموجب تحریر بالا آپ اور ہم ملکر حق و باطل کا فیصلہ کر لیں اور دشمن دین و اسلام اور حق پوش باطل کوش کا مونہہ کالا کر دیں - جس طرح ہماری درخواست پر آپ نے یہہ چٹھی چھاپ دی ہے اسی طرح ہم بڑی امید کے ساتھہ منتظر ہیں کہ ہماری اس دوسری **درخواست** پر ایک عظیم الشان جلسہ فرما کر سب مسلمانوں کی خوب تشفی کر دیں گے اور اپنے برسر حق اور خالص اہل سنت و جماعت ہونے کا اور فریق مخالف کے ضال و گمراہ ہونیکا ثبوت دینگے جس سے **حضرت میرزا غلام احمد قادیانی** کا فتنہ جہان سے اٹھ جائے اور

ایک جہان آن موید من اللہ کا گرویدہ ہو اور وہ صاحب العلم کہلائے اور ہم بھی اس کے مخلص خادموں میں شریک ہو جائیں - تمام قوم گواہ رہے کہ اس طریق فیصلہ کو جو بہت ہی آسان ہے - غالباً شاہ صاحب اور اون کی ذریات ہرگز پسند نہ کریں گی مگر افسوس و حیرت ہے کہ جب آپ لوگ برسرِ حق ہیں اور خدا آپ کے ساتھ ہے پھر اس قسم کی دعا سے کیوں ڈرتے ہیں - کیا ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ

آپ جیسے راست باز اور اسلام کے غم خواروں کو چھوڑ کر **میرزا غلام احمد قادیانی** کا ساتھ دے گا جو بزعم شما دجال کاذب مفتری علی اللہ ہے - ہرگز نہیں ہرگز نہیں - کیا ایک کاذب - صادق کے روبرو ایسی عزت پا سکتا ہے - کیا کبھی ایسا ہوا بھی ہے کہ حق اور باطل کے مقابلہ کے وقت ایک مفتری دجال کامیاب ہو جائے اور میدان اس کے ہاتھ آئے - اور راست بازوں کی عظیم الشان جماعت خائب اور خاسر ہو - پھر ہم کہتے ہیں کہ خدا کے لئے بہت ہی جلد اس درخواست کو منظور فرما کر فتنہ و رحمت میں امتیاز کر دیجئے اور خاص و عام کو رات دن کے انتظار میں نہ رکھئے - اور یہ جو فرمایا کہ قیامت کے پہلے ایسے اشخاص کا ظہور جو دین اسلام میں فساد برپا کرنیوالے اور نئی نئی باتیں کرنیوالے ہوں گے احادیث نبویہ سے بخوبی ثابت ہے - تو یہ ساری باتیں آپ حضرات میں بخوبی پائی جاتی ہیں - اس لئے کہ اسلام کے خلاف دنیا بھر کے بدعت کا دروازہ آپ لوگوں نے عوام پر کھول رکھا ہے اور نئی نئی باتیں بول رہے ہیں جن کا نام و نشان اسلام میں نہیں اور جن کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں سب پر عیاں ہے (عیاں را چہ بیان) پیر و مرشد آئے دن جو دین اسلام میں فساد برپا ہو رہا ہے اور نفس اسلام اور قرآن اور مہبط قرآن پر جو جو حملے ہو رہے ہیں کیا کبھی آپ نے یا آپ کے کسی ملا شیخ نے معقول جواب و دندان شکن جواب دینے کی طرف توجہ کی ہے - دیکھئے ترک اسلام[1] اور تہذیب اسلام اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابیں جو مرتدین و مشرکین کے قلم سے نکلی ہیں جو آپ ہی کی تفسیروں سے لیکر اعتراض کئے گئے ہیں ان کا یہ جواب تو کچھ نہیں کہ یہ فضول و لغو ہیں ان کا کیا جواب دیا جائے - جائے انصاف ہے کہ ایک شخص قرآن مجید و نبوت محمدی کا بالکل منکر ہے اور قرآن مجید کو خلاف عقل اور خلاف فطرت کہتا - اور اس کو مجموعہ افترا در افترا قرار دیتا ہے - اور مہبط وحی فداہ ابی و امی کو نعوذ باللہ کاذب و مفتری علی اللہ کہتا ہے تو کیا اسلامی ہمدردی کا یہی تقاضا ہونا چاہئے - کہ اس کے جواب سے سکوت کر کے ایک طرفہ ڈگری کا موقع دیا جائے - سکوت کی وجہ یہی ہے کہ خصم آپ کے مسلمات پیش کرتا ہے - اور آپ اپنے مسلمات کا جواب بھلا کیا دے سکتے ہیں - ہاں اگر سماع موتی - اور آمین بالجہر و رفع یدین - یا عرس اور صندل مالی وغیرہا فروعی مسائل ہوتے تو البتہ آپ دیکھتے کہ شاہ صاحب اور مولوی صاحب - اور مشائخ صاحب وغیرہ وغیرہ القاب والے کیسے اچھلتے اور کودتے اور کئی صفحہ کی کتاب لکھ ڈالتے اور عوام میں پکارتے پھرتے وہ وہابی ہو گیا وہ وہابی ہو گیا سچ اور بالکل سچ ہے کہ یہ کام **سلطان القلم** اسد اللہ مامور من اللہ ہی کا ہے جو ایسے حملوں کو بے حقیقت کر کے مخالفین اسلام کا منہ کالا اور بند کرتا ہے اور اپنے آقا کی طرح رات دن حمایت اسلام ہی میں لگا ہوا ہے - براہین احمدیہ وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کرنے والا انسان ہمارے اس سچے بیان پر حلفیہ شہادت دے سکتا ہے اور اگر نئی نئی باتوں سے آپ کی مراد وفات مسیح اور الہام و وحی ہے - تو براہ کرم ان کا رد قرآن اور حدیث سے کیجئے اور اپنی پرانی باتوں کا ثبوت دیجئے - انی لکم ذالک الی یوم القیامۃ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کی تاویل کے متعلق یہ گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر پھر دوبارہ اس بحث کو انوار اللہ میں ملاحظہ فرمائیے کہ جواب باصواب وہاں ملے گا آپ صفحہ چار میں خداداد عقل کی توہین کرتے ہیں - حالانکہ دین و دنیا کا دار و مدار اسی پر ہے اور قرآن پاک نے اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ لینے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس باب میں حضرت اقدس میرزا صاحب کے کلام میں تناقض سمجھنا - آپ کی منطق اور ہمہ دانی بلکہ اردو فہمی کی قلعی کھلنے کی بڑی بھاری دلیل ہے جو شخص یہ کہے کہ حق جوئی کے تین ذریعے ہیں - خدا کی کتابیں - خداداد عقل - تائید آسمانی - اور یہاں ہمارا مقصود تائید آسمانی سے ہے خداداد عقل سے نہیں - اس سے اسکی غیر ضرورت عند الضرورت سمجھنا - آپ ہی کا حصہ ہے -

یا غرض آپ نے صفحہ ۵ میں دھوکا کھایا ہے - یا عوام کو دھوکہ دہی کی کوشش کی ہے جو علما کی شان کے خلاف ہے **بھائی صاحب** - تائید آسمانی اور چیز ہے اور عمل الترب اور - یہاں دعا کے ذریعہ آسمانی تائید کو اپنی طرف جذب کرنا ہے اور وہاں ایک عامل معمول پر اثر اپنی نظر کا ڈالتا ہے - یہ سچ ہے کہ مرض کا ازالہ جس طرح ایک طبیب و ڈاکٹر کے علاج اور مسمریزمی طریق سے ہو سکتا ہے اسی طرح ایک مقبول مولیٰ کی دعا سے ممکن الوقوع ہے - تو کیا آپ کے نزدیک یہ تینوں کام عند اللہ مساوی الرتبہ ہیں اور یہ تینوں صادق و راستباز کہلا سکتے ہیں - کیا کوئی معالج و مسمریزمی - کافر و کاذب دنیا میں ہے یا نہیں - کیا آپ نے کہیں مستجاب الدعوات کافر کو دیکھا ہے خاصکر حق و باطل کے امتحان کے وقت - حق تو یہ ہے کہ آپ کی بے سروپا تقریریں صرف اس غرض کیلئے ہیں کہ کسی طرح صدق و کذب کا امتحان سر سے ٹل جائے اور یہ ذلت کا پیالہ کسی نوع پینا نہ پڑے ورنہ ہماری درخواست منظور فرما کر ایک جلسہ دعائی منعقد فرمائیے اور خدا سے سچا فیصلہ طلب کیجئے - تا کہ طالب حق اور جویائے راستی کامیاب ہو - ہمیں تو یقین ہے کہ امام وقت مجدد زمان کے بالمقابل آپ کی ساری کوششیں بیکار ہیں - دعا کرتے کرتے آپ کے ہاتھ شل ہو جائیں اور سجدہ کرتے کرتے آپ کی ناک گھس جائے مگر ہرگز سنی نہ جائے گی - اس **کلیم اللہ** کے مقابلہ میں آپ کا وہی حال ہوگا جیسا کہ **بلعم** کا موسیٰ علیہ السلام کے ہوا - اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ جب تک کسی فریق کو غلبہ نہ ہو - اور دوسرا ہلاک نہ ہو تب تک دونوں فریق کے سرگروہ[2] بلکہ اسی ایک جائے پر رہیں - اور اپنی اپنی دعاؤں اور وحی اثروں سے ایک دوسرے پر اثر ڈالیں تو عرض ہے کہ یہ شرط کہاں سے مستنبط ہوتی ہے - کیا احادیث میں اس کا ذکر ہے نہیں ہے تو فضول محض ہے - اور **ترک غذا** کی شرط بالکل نرالی ہے - کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ کے وقت نصارائے نجران کو اس کی ہدایت فرمائی تھی - یہ تو **ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ** سے ممنوع ہے پس یہ من گھڑت شرط بھی التفات کے قابل نہیں - بلکہ محدثات و بدعت تازہ ہے - اس بدعت پر پھر اہل سنت و جماعت ہونے کا دعوے جائے شرم ہے **وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ - وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ** - وغیرہما نصوص قطعیہ آپ کی ان شرطوں کو بالکل مردود و باطل ٹھیراتی ہیں - اور افسوس کہ حدیث مذکورہ رسالہ کے محل و موقع کو آپ نے سمجھا ہی نہیں ؎

سخن شناس نئہ دلبرا خطا این جاست

اور یہاں آپ اپنی لکھی ہوئی اس عبارت کو کہ (آنکھیں نیچی کریں اور اپنا گریبان جھانکیں) اپنے حال سے ملائیں - مماثلت کے لئے مغائرت شرط ہے ورنہ عینیت لازم آئے گی پس خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت کے نسبت یہ گذارش ہے کہ سوائے خداوند عالم کے جس کی شان لیس **کمثلہ شیئ** ہے تمام مخلوقات میں مماثلت ممکن ہے - اور اصل کے تمام حسن و کمالات مثیل میں پائے جانا ضرور نہیں جس کو آپ بھی جانتے ہیں اور کتب بلاغت و معانی و بیان اس بیان سے مملو ہیں - پس شریعت حقہ اور احکام قرآنیہ کے سوائے دوسرے کمالات میں مثلاً معجزہ نمائی و مکالمۂ الٰہی و پیش گوئی وغیرہ کمالات میں جو مذاہب حقہ کی روح و رواں و بمنزلہ جان کے ہیں اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بڑی بھاری علامت ہیں اور جس میں حضرت اقدس میرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بلاشک ولاریب مثیل **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں و با این ہمہ **غلام احمد** اگر کبھی آپ نے **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** کی دعا کی تعلیم اور سورۂ نور کی آیت استخلاف وغیرہ پر غور کیا ہوتا تو اس مماثلت کے دعوے پر بجائے معاذ اللہ سنہا کہنے کے سبحان اللہ و بحمدہ کہتے - کیسی الٹی سمجھ ہے کہ وعدہ الٰہی کے رو سے ایک شخص جانشین مصطفےٰ ہو اور خلیفۃ اللہ کہلائے اور ہدایت خلق کے لئے اللہ تعالیٰ اوسے مبعوث کرے اور اس میں **کمال محمدی** نہ ہو افسوس آپ لوگوں میں نہ تدبر قرآن کا مادہ رہا اور نہ

[1] آپکے مرشد کے پاس رسالہ ترک اسلام جسمین (۱۱۷) اعتراض قرآن مجید پر کئے ہیں اس غرض سے بھیجا گیا کہ اسکا جواب شائع کر کے قرآن و اسلام کی حمایت فرمائیں - کیا آپ بھی بتا سکتے ہیں کہ پیر و مرشد نے کیا جواب دیا - یہی کہ یہ فضول و لغو ہے -

[2] معلوم نہیں ہوا کہ آپکا سرگروہ کون ہے اون کا نام لیجئے ہمارا خیال ہے کہ آپکے مرشد واعظ شہر مکہ مسجد اسکے لئے منتخب ہونگے ہم انکو دوستانہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہرگز ہرگز ان کو اس اہم کام کیلئے منتخب فرمائیں - اس لئے کہ انہوں نے اور ان کے ہم خیال علما نے توحید الٰہی کی سخت توہین کی ہے - دجال جیسے ملعون کافر کو خدا کی صفات میں شریک مانا ہے - اور مارنے جلانے پانی برسانے وغیرہ امور مختصہ الٰہیہ میں ذات واجب الوجود کا ہمسر قرار دیا ہے - بلکہ آسمان و زمین و ما فیہا کو اسکا تابع فرمان بنا دجال تصور کیا ہے پس ایسی صورت میں بجائے اسکے کہ نصرت خدائی و رحمت الٰہی انکے شامل حال ہو غضب الٰہی کی آگ بھڑک اٹھیگی اور انکو تہس نہس کر دیگی ہم ہرگز برداشت نہ کر سکینگے - کیونکہ قرآن مجید میں ولا یخاف عقبٰہا

امام زمان عارف قرآن مسیح دوران کی عالی اور اعلیٰ کے پر معارف کتابون کے مطالعہ کی توفیق ملی جس سے کورے کے کورے کٹ ملا و زاہد خشک۔ حقایق و معارف قرآنیہ سے بے نصیب رہے۔

خدا کی ذات ایسے فعل عبث سے بالکلیہ مبرا ہے کہ کسی کو مامور کرے اور پھر اس میں انوار احمدیہ کا کچھ حصہ نہ ہو۔ خلیفہ رسول اللہ تو ایک عظیم انسان انسان ہوتا ہے مولانا رومی تو مرشد کامل کو بہی نبی وقت قرار دیتے ہین۔ وہ فرماتے ہین ؎

ا و نبیٔ وقت خویش است ای مرید
تا از و نور نبی آید پدید

یعنی ایسے ہر وقت کا ہر انسان کامل ظل نبی ہے جب ہی تو اسکو نور نبی کا جامع اور قاسم قرار دیتے ہین اور ایک جگہ فرماتے ہین ؎

گفت پیغمبر ایام خویش
تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش

جس مجدد اعظم صدی چہاردہم۔ کاسر صلیب کی مشیت نے آپ کو استجاب و انکار کیا دن ہے۔ لتستدبر ولتستعجل۔ کیا آپ چاہتے تہے اور چاہتے ہین کہ مذاہب باطلہ کی طرح دین اسلام بہی ایک مردہ مذہب بن کر رہے۔ اور کوئی کامل و اکمل فرد اس مین پیدا نہ ہو۔ جو قوت قدسی و برکات محمدی و استجابت دعا کا نور اپنے اندر رکہتا ہو اور تمام ادیان ازین جہان تا آن جہان کے سامنے اسلام ہی کو الہام الٰہی و مکالمۂ ربی و پیش گوئی و دلایل عقلی و نقلی کے ذریعہ زندہ مذہب ثابت کرکے بتلائے۔

خلاصہ مدعا

اگر ہماری درخواست مباہلہ جو اسی رسالہ کے صفحہ ۴ و سطر ۷ مین درج ہے بے سبب ہی نامنظور کر دی جائے تو للہ تمام مسلمانون کے حال زار پر رحم فرما کر اتنا تو ضرور کرین کہ ایک مجمع عام فرما کر باشتہار تمام اللہ جل جلالہ کے سامنے ضرور ضرور دعا فرماوین کہ اے پاک پروردگار۔ تو کاذب صادق کا فیصلہ اپنے عرش عظیم سے جاری فرما اور ہم دونون مین سے جو تیرے علم مین کاذب ہے اس کو ذلت کی موت نصیب کر تا کہ کاذب صادق کے سامنے مرجائے اور یہ بات فریقین کے لئے ایک معیار ہو۔ جسپر سب حاضرین آمین کہین اور انتظار فیصلہ حق جل و علا اپنے اپنے گہرون مین بیٹہے ہوئے کرین جیسا کہ پگٹ مدعی مسیحیت بمقام لندن اور مسیح موعود مقیم قادیان مین فیصلہ حق کا نمونہ بنا رہتے ہے۔

(طالبین حق جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن ہدایہ اللہ تعالےٰ عن شر و سرور الفتن)

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم۔ اللھم اھدنا سواء الطریق و اجعل لنا التوفیق خیر رفیق۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ آمین یا رب العالمین وصلی اللہ تعالےٰ علی سیدنا محمد و الہ وصحبہ اجمعین۔

انگلستان مین اخلاق اور مذہب کا زوال

معزز معاصر ریویو آف ریلیجنز قادیان نے اپنی تازہ اشاعت مین مندرجہ بالا عنوان سے ایک مختصر سا آرٹکل لکہا ہے جسکو پڑہکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضرورت پر قوی دلائل پیدا ہوتے ہین اپنے ناظرین کی عام واقفیت اور دلچسپی کے لئے اسکو ذیل مین درج کرتا ہون۔ ایڈیٹر۔

میری کوریلی کی کتاب "آزاد راہین" حال مین شایع ہوئی ہے اور انگریزی پریس مین اس کی بہت کچھ مخالفت اس وجہ سے ہوئی ہے کہ عیسائی ممالک کی موجودہ مہذب سوسائٹی کے بعض حالات اس نے کہولکر بیان کر دئے ہین اور آج کل کے مہذب مورخین کی طرح عیبوں کا اخفا نہین کیا۔ دو بڑی باتین جو اس مین بیان کی گئی ہین وہ بدکاری کی کثرت اور مذہب کا زوال ہین اور ان دونون امور مین کتاب کی مصنفہ کے بیان مین کسی کا مبالغہ نہین پایا جاتا۔ کیونکہ بڑے بڑے لوگون نے اس سے بہی بدتر نقشہ مہذب سوسائٹی کا کھینچا ہے ایک حملہ اس کتاب پر یہہ بہی کیا گیا ہے کہ اسکی طرز تحریر سخت ہے مگر جہان سوسائٹی اپنے بعض عیبونکا اخفا کرنا چاہتی ہو وہان اس کا اظہار ضرور ہے کہ سخت معلوم ہو۔

ــه دعا فرمانے سے ایک ہفتہ پہلے مذکورہ دعا چہاپ کر تقسیم بھی فرما دیجاے۔ یا کسی مشہور اخبار مین چہپوا دیجائے تاکہ ہر مومن اگر وہ کسی عذر سے حاضر جلسہ نہو سکتا ہو تو بجائے خود صادق کا دعاؤن سے بکار حق معین ہو اور انصار اللہ بنے ۱۲۔

انگلستان مین مذہبی عقاید کے زوال کے متعلق پہلے یہ دو سوال کئے گئے ہین "کیا تم اس مذہب پر دل و جان سے ایمان رکہتے ہو جسکے پیرو ہونیکا تم زبانی اقرار کرتے ہو؟ کیا یہہ سچ نہین کہ تم اس کے ایک لفظ پر بہی ایمان نہین لاتے اور صرف رسم و رواج کے طور پر اسکے پیرو بنے ہوئے ہو؟" ان سوالون کا جواب دیتے ہوئے عام حالت یون بیان کی گئی ہے۔

"تم ایمان نہین لاتے مگر رسم و رواج کی خاطر جہوٹا اقرار ایمان لانے کا کرتے ہو۔ سوچو کہ تم کیا ہو تم اپنے آپکو نیک اور معزز سمجہتے ہو۔ مگر واقعات واقعات ہی ہین اور تم ایمان کا دعویٰ کرتے مین کذاب ہو۔ دن کی صاف روشنی تمپر پڑتی ہے اور تم کو منافق جانتی ہے تم ایک بدبخت انسان ہو جو رسم کی دلوانہ وار تقلید مین خدا کو بھی دہوکا دینے کی نکمی کوشش کر رہے ہو۔ مرد ہو یا عورت جو کوئی تم ہو جہوٹ بولنے سے شرم کرو۔ صاف طور پر اقرار کرو کہ تم ایمان نہین لاتے پھر کم از کم اس صاف گوئی کے لئے تمہاری عزت کیجائیگی رسم کیخاطر یہ نہ دکہاؤ کہ ہمارے مذہبی خیالات اس فرقہ کیطرف مائل ہین یا اوس فرقہ کیطرف مائل ہین یا اس فرقہ کیطرف پھر ہم تمہین کذاب یا منافق نہ کہین گے۔" یہ حالت صرف عوام کی ہی نہین بلکہ کلیسیا اور اسکے عہدہ دارون کی حالت جو پیشوایان مذہب کہلاتے ہین۔ اس سے بہی بدتر بیان کی گئی۔ رسم کی خاطر یہ نہ دکہاؤ کہ ہمارے مذہبی خیالات اس فرقہ کیطرف مائل ہین یا اوس فرقہ کی طرف۔ پھر ہم تمہین کذاب یا منافق نہ کہین گے۔" یہ حالت صرف عوام کی ہی نہین بلکہ کلیسیا اور اسکے عہدہ دارون کی حالت جو پیشوایان مذہب کہلاتے ہین اس سے بہی بدتر بیان کی گئی ہے۔" یہ بالکل سچ ہے کہ ہمارے اکثر گرجے مسیح کی اصلی تعلیم کے بالکل مخالف پڑے ہوتے ہین اور یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ہم اپنی معمولی زندگیون مین ٹھیک اس طرز پر چل رہے ہین جس پر مسیح نہایت سخت الفاظ مین لعنت بہیجتا۔ عوام کی حالت کو مدنظر رکہکر یہ کہدینا تو آسان ہے کہ لندن کافر ہو رہا ہے لیکن اگر پادریون اور پیشوایان مذہب کو کافر کہا جائے تو یہ بالکل درست ہوگا۔ ان بڑے بڑے عہدہ دار ان کلیسیا کی حالت پر غور کرو جو اس عقیدہ کے ایک لفظ پر بہی ایمان نہین لاتے جسکا اقرار وہ زبانی کرتے ہین اور جو ہر روز مسیح کے ساتھ دہوکا بازی کرکے روپیہ کے وصول کیلئے مین بیہودہ اسکر لوٹنی کا کام کرتے ہین ان دین کے خادمون کی حالت پر غور کرو جو اپنی روزمرہ زندگیون کے ہر ایک لفظ اور فعل مین اصل عیسائیت سے الٹا چل رہے ہین ان جبون والے منافقون کو دیکہو جو دوسرون کو وعظ کرتے ہین مگر خود اسکے ایک لفظ پر بہی عمل کرنیکی کوشش بہی نہین کرتے ان بے ایمان اور دنیادار پادریون کو دیکہو جو دولتمندون اور لارڈونکے گہرون مین ہمیشہ دیکہے جاتے ہین نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور عمدہ عمدہ کہانے کہاتے ہین اور پہر سوسائٹی کی بدکاریون کا ایسے مزے لیکر ذکر کرتے ہین جیسے کوئی عام رند جو دوسرے کی بیوی کو نیکی کی راہ سے پھیر کر اغوا کرتا ہے۔ ان کینہ ور تنگدل جہگڑالو چہوٹے چہوٹے گرجاؤن کے پادریون کی حالت پر غور کرو جو اپنے اہل محلہ کو بجائے احسان ادائگی حقوق ہمسائگی نیکی اور وحدت کا سبق دینے کے اون کو ایک دوسرے سے لڑواتے ہین۔ اور کافرون سے بدتر بلکہ خالص وحشیانہ سلوک ان سے کرتے ہین۔"

اس مین شک نہین کہ کلیسیا ان باتون کے کہنے کو برا سمجہتی ہے بلکہ بعض لوگ انکو مبالغہ سمجہتے ہین مگر میرا خیال ہے کہ جو بیحیائی اور بدکاری اس نام کے مقدس دائرہ کے اندر ہوتی ہے اس کا پورا پورا اظہار نہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے روزمرہ ہم امریکہ اور انگلستان کی اخبارون مین پادریون کی بڑہتی ہوئی شراب خوری اور زناکاری کے قصے پڑہتے ہین یہان ہندوستان مین ہی ایک پادری صاحب جو بہیڑ کہلانا اور بہیڑیے کا کام کرنا پسند کرتے ہین پکڑے گئے کیونکہ انکے متعلق یہ معلوم ہوا تہا کہ وہ یتیم لڑکیون سے جو ان کے سپرد تہین بدفعلی کرتے رہے اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ سترہوین غریب لڑکی تہی جسکی عفت پر حملہ ہوا۔ اور اگر پادری صاحب اپنے وحشیانہ جذبات کو سولہ تک ہی محدود رکہتے تو کون انکے تقدس ماب ہونے مین شک کر سکتا تہا۔ سو یہ کمتر ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ظاہر ہو۔ انگلستان مین جو ایسے واقعات پبلک ہوئے ہین انکے متعلق میری کوریلی لکہتی ہے "جب عام طور پر بدنامی کا سیہ داغ ایک پادری کے دامن پر لگتا ہے تو زیادہ شرم اور مایوسی اور افسوس کا مقام ہوتا ہے۔ جب ہم ان طبقون مین ان لوگون کے حالات کو دیکہتے ہین اور اکثر ایسے حالات ہمارے دیکہنے مین آتے رہتے ہین جو بجائے زندگی کی پاکیزگی اور چال چلن کی صفائی کا نمونہ دکہلانے کے اپنے آپ کو اور اپنے اعلیٰ مرتبہ کو بدترین سیہ کاریون سے جو جاہل وحشی مین بہی بری معلوم ہوتی ہین ذلیل کرتے ہین

تو سخت ہی افسوس اور حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ جنسے یہ امید رکہی جاتی ہے کہ وہ غلط کار انسانونکو سیدہی راہ پر لائین ان کی اپنی یہ حالت ہے۔ گذشتہ چند سالون مین بہت سے آدمیون کی ایسی مثالین ملتی ہین جو کلیسیا کے عہدہ دارون مین تہے اور جنہون نے عمداً شوخی اور بدمستی سے عزت اور نیکی کے ہر ایک پاک قانون کو توڑا اور ان کی یہہ سیہ کاریان اور بہی سیاہ معلوم ہوتی ہین۔ جب ہم انکے سفید (چہرون نہین بلکہ) عقاید کو دیکہتے ہین ؎

روحانیت کی یہ گری ہوئی حالت کیون پیدا ہوئی ہے اسلئے کہ دنیا اور دولت کی محبت بڑھ گئی ہے اور یہ ایسی بیماری ہے جو عیسائی ممالک مین اعلےٰ سے لیکر ادنےٰ تک کو لگی ہوئی ہے یہ بالکل سچ ہے کہ انسان کے دل مین دو معبودون کی محبت نہین ہوسکتی۔ یا خدا کی پرستش کے لئے جگہ ہوگی اور یا دولت کے دیوتا کی پرستش کیلئے۔ عیسائی دنیا کی کل توجہ اور عقد ہمت اسوقت دولت کے جمع کرنے اور دنیوی آسایشونکے حصول مین لگی ہوئی ہے چنانچہ کتاب زبر ربولوی کی مصنفہ لکہتی ہے ؎ ایک نظر ان متکبرون کی طرف اٹہا کر دیکہو جو خداوند کے خادم کہلاتے ہین اور پرلے درجہ کے خود پرست جہگڑالو لڑاکے تنگ خیال ہین یعنی پوپ اور اسکے بڑے بڑے عہدہ دار یا کنٹربری کا لاٹ پادری۔ اور اسکے بشپ ڈیکن ڈین اور چہوٹے چہوٹے عہدیدار۔ یہ لاکہون [illegible] اور یہ امیرانہ ٹہاٹہ والے اور دنیا کے طلبگار جو یہ کہتے ہین کہ ہم انجیل کی وعظ کرنے کے لئے بلائے گئے ہین ان سے پوچہو کہ تمہارے پاس تمہارے ایمان لانے کی کونسی شہادت ہے۔ اور کونسی شہادت اس امر کی ہے کہ تم اسی آقا کے پیرو ہو جو عیاشی کو کبہی پسند نہین کرتا تہا اور جسکے پاس سر رکہنے کے لئے بہی جگہ نہ تہی۔ اور تم عام لوگو! تم کیونکر یہ دعوے کرسکتے ہو کہ تم اس غریب اور معمولی انسان کے پرستار ہو جبکہ تم اپنی زندگی کے ہر ایک فعل سے یہ ثابت کررہے ہو کہ تم زمین و آسمان کی سب چیزون سے زیادہ دولت سے پیار کرتے ہو اگر تم جو کروڑہا روپیہ کے مالک ہو کبہی دین کے لئے خرچ بہی کرتے ہو تو صرف اسقدر اور اس غرض سے کہ تمہاری شہرت ہو اور تمہارا نام بڑا ہو۔ کیون تم اتوار کے دن اپنے منافق سرون کو یسوع کے نام کے آگے جہکاتے ہو جو بظاہر ایک بڑہئی کا بیٹا تہا۔ اور بڑہئی کا کام کرتا تہا۔ اور حالانکہ تم ایسی [illegible] اور مزدوری پیشہ لوگون کو حقارت کی نگاہ سے دیکہتے ہو اور جب فقیر تمہارے دروازہ پر آتا ہے تو اسے لات مار کر نکالدیتے ہو ؎

بدکاری کے پہیل جانیکو عیسائی اور غیر عیسائی سب نے مانا ہے مگر اس کتاب کی مصنف اعلےٰ درجہ کی سوسائیٹی مین اسکے بہت ہی زیادہ پہیلجانے پر نہایت افسوس کرتی ہے " مگر تمدن کے دائرہ مین سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ بدکاری کا ارتکاب دن بدن زیادہ کہلے طور پر ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اور معاہدہ نکاح سے نہایت بیحیائی سے لاپروائی دکہائی جاتی ہے اس بارے مین انگریزون کے سب سے اعلےٰ طبقہ کی سوسائٹی سب سے بڑہی ہوئی ہے اور اس زمانہ کی سب سے بری مثالین اس مین ملتی ہین۔ یورپ یا امریکہ مین جو کچہہ کہ خدا سے دوری اور زندگی کی زندگیان بسر کیجاتی ہون ہمین کہنا یہ ماننا پڑتا ہے کہ گریٹ برٹن مین وہ لوگ موجود ہین جو تاریخی طور پر اپنے نامون کی عزت اور اپنی وجاہت کے سبب سے تمام ملک مین مشہور ہین جو اپنے گہر مین اپنی بیویون سے زنا ہوتا ہوا دیکہکر بہی نہایت بزدلی سے خاموشی اختیار کرتے ہین۔ اور دوسرون کے لڑکون کو اپنے لڑکے تسلیم کرتے ہین حالانکہ انکو خوب علم ہوتا ہے کہ وہ بچے ولدالزنا ہین۔ ہم نے ایک بڑے ذی رتبہ امیر کا حال سنا ہے جو ایک دوسرے آدمی کی عورت سے زنا کیا کرتا تہا اور جب اس بات کا چرچا عام ہوگیا تو دیوث خاوند نے اس بے حیائی پر پردہ ڈالنے کے عوض ساٹہہ ہزار پونڈ کی رقم قبول کی اور اسی بات پر بالکل خاموشی ہوگئی اور اب وہ دونون فریق اعلےٰ درجہ کی سوسائٹی مین اس سے بہی زیادہ عزت اور ادب کی نگاہ سے دیکہے جاتے ہین جیسے کہ وہ پاک اور بے عیب ہونے کی حالت مین دیکہے جاتے اس لیڈی کی تصویر جسکی زناکاری کی قیمت ساٹہہ ہزار پونڈ لی گئی تہی با تصویر تحریرون مین عموماً دیکہی جاتی ہے اور اس کے نیچے یہ موزون الفاظ درج ہوتے ہین کہ وہ عفت اور پاکیزگی کی ایک مجسم تصویر اور سفید کبوتری ہے۔ اس بیحیائی کے قصے مین اصل ملزمون سے بہی بڑہکر وہ فیشنیبل لوگ قابل الزام ہین جو ان کے اس چال چلن کو معمولی سمجہتے ہین ؎

اس کے علاوہ اس کتاب مین اور بہت سی چہوٹی چہوٹی بدیون کا ذکر ہے جیسے مہمان نوازی کا مفقود ہونا۔ گہر کے اندر کی خوشحالی کا زوال۔ فاخرہ لباس کا جنون۔ عورتون کا اجرت دیکر اخبارون مین اپنے متعلق یہ شائع کرانا کہ فلان عورت نہایت خوبصورت اور جوان اور دلفریب ہے۔ اخبارون کی گندہ حالت جو کالمون پر کالم یہی بیان کرنے مین سیاہ کردیتی ہین کہ فلان ناچ یا عیش کی مجلس مین فلان عورت کا لباس ایسا اعلےٰ اور ایسا چمکیلا اور ایسا دلکش تہا۔ اور اس نے فلان فلان جواہرات یا زیورات پہنے ہوئے تہے۔ دولت اور دنیا کی محبت۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر مین سمجہتا ہون کہ یہ تمام بدیان انہین دو کے فروع ہین جو مینے ابتداء مین بیان کی ہین۔ اور اسی لئے ان پر تفصیل سے لکہنے کی کچہہ حاجت نہین۔ اگر وہ دو عیب دور ہوجائین یعنی ایمان اور اخلاق کا زوال تو چہوٹے چہوٹے نقص خود ہی دور ہوجائینگے۔ درحقیقت وہ چیز جس کی اسوقت مذہب سوسائیٹی کو سخت ضرورت ہے وہ خدا تعالےٰ پر پاک اور سادہ اور یقینی ایمان ہے۔ وہ ایمان جس کی روشنی کی شعاعین ہر ایک ظلمت کو دور کردین اور دل کو تمام بدخواہشات سے پاک کردین۔ وہ ایمان جو زندہ اور طاقتور خدا کا چہرہ اسی دنیا مین دکہادے۔ جب تک اللہ تعالےٰ پر ایمان پیدا نہ ہوگا اور اس پاک ذات سے ایسا مضبوط اور خالص تعلق نہ ہوگا حقیقی پاکیزگی کبہی حاصل نہین ہوسکتی مغربی دنیا کا مذہب رواجاً اوسکو عیسائی مذہب ہی کہو خدا تعالےٰ پر ایسا ایمان پیدا کرنے اور اس کے ساتہہ ایسا تعلق قایم کرنے اور اسکی ایسی محبت اور عظمت دل مین قایم کرنے سے قاصر ہے اور یہی جڑ سب بدکاریون کی ہے دنیا مین دو ہی قسم کی کشش ہے یعنی ایک خدا کی اور دوسرے دنیا کی محبت اور آسایش اور روپے کی کشش۔ عیسائی دنیا اسوقت بکلی اس دوسری کشش کے نیچے آئی ہوئی ہے اور تمام افعال مین اور اقوال مین اور ارادون مین انکے مدنظر دنیا اور دنیا کی آسایش ہی ہے۔ اسلئے یورپ مین سوسائیٹی کی یہ حالت ہے جس سے خدا کا تعلق بالکل کٹ چکا ہے اور دنیا کا تعلق دن بدن بڑہ رہا ہے۔ خدا کا نام اتوار کے دن وعظ مین لینے کے لئے رکہا ہوا ہے اور دل مین خدا کی محبت بالکل نہین کیونکہ دل دنیا کی محبت سے پر ہے اور خدا کی محبت کے لئے اس مین کوئی جگہ خالی نہین۔

اگر کوئی یورپ مین طالب حق ہے تو اسے یاد رکہنا چاہیئے کہ صرف اسلام ہی وہ پاک مذہب ہے جو دل کو گناہ اور جذبات نفسانی سے آزاد کرتا ہے اور اوس دنیا کی محبت کی آگ پر پانی ڈالتا ہے یہی وہ مذہب ہے جو خدا کی راہ دکہاتا ہے انسان کو ان تمام برکات کا وارث بنادیتا ہے جو پہلے راستبازون کو دی گئین۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اسلام ہی ایک وہ مذہب ہے جو گناہ سے نجات کا سچا راہ بتاتا ہے اور وہ راہ یہ ہے کہ وہ اپنی عجیب تاثیر والی تعلیم سے اور اللہ تعالےٰ کی ہستی پر خارق عادت نشانون سے اور دعاؤن کی قبولیت سے ذات باری پر وہ پختہ اور یقینی ایمان پیدا کرتا ہے جسکے سامنے بدی کی طاقت کمزور ہوکر نابود ہوجاتی ہے کیونکہ جب انسان اس یقینی ایمان سے جسپر اسلام اسکو پہونچاتا ہے یہ جانتا ہے کہ خدا ہے جو دل کے بہیدون کو جانتا اور انسان کو اوس کی بدکاری اور احکام الہی کی خلاف ورزی پر گرفت کرسکتا ہے اور اسکی طاقت کے بالمقابل سب طاقتین ہیچ ہین تو وہ کبہی نہ خفیہ اور نہ ظاہر اسکی خلاف ورزی مین قدم رکہہ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو خدا کے غضب کی آگ اسکو بہسم کر جائے گی۔ یہ وہ پاک اور مضبوط ایمان ہے جسکی اسوقت یورپ کو بلکہ کل دنیا کو ضرورت ہے اور اس کے سوائے دنیا کی نجات کہین نہین۔

ہندوستان کا آیندہ وایسرائے ۔ لارڈ منٹو جو بجائے ہز اکسلینسی لارڈ کرزن بہادر ہندوستان کے گورنر جنرل مقرر ہوکر عنقریب تشریف لانیوالے ہین انکی نسبت ناظرین کو یہ معلوم کرکے بہت بڑا اطمینان ہوگا کہ آپ اس نسل سے تعلق رکہتے ہین جس کا ایک شخص پہلے ہی ہندوستان کا گورنر جنرل رہ چکا ہے اور یہ پوتے لارڈ منٹو ہین۔ جو اب ہندوستان آرہے ہین۔ پہلے ارل آف منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک ہندوستان مین بعہدہ وایسرائے ممتاز رہ چکے ہین وہ لارڈ منٹو جنہون نے ۱۸۰۸ء مین شاہ ایران اور امیر صاحب سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی پالیسی کو کام مین لاکر نپولین بونا پارٹ شاہ فرانس کے حملہ سے ہندوستان کو بچالیا تہا۔ اور جس کے لئے انکا زمانہ وایسرائے ۱۸۰۷ء لغایت ۱۸۱۳ء خاص طور پر مشہور ہے۔ آپ کے جد امجد ہین۔

یہی نہین کہ آپ موروثی عہدہ وایسرائے پر ممتاز ہوئے ہین بلکہ آپ کو ہندوستانی معاملات کا ذاتی تجربہ بہی ہے۔ چنانچہ ۱۸۷۹ء کی جنگ افغانستان مین آپ شریک رہ چکے ہین۔ ملکی و فوجی معاملات کے تجربہ کا یہ کافی ثبوت ہے کہ آپ ۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۵ء تک گورنر جنرل کینیڈا کے ملٹری سکرٹری اور پہر کینیڈا ۱۸۸۵ء مین چیف آف اسٹاف [illegible] عہدہ پر تعینات تہے

جاپان میں اشاعتِ اسلام

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں مسٹر محمد اسحاق پریذیڈنٹ کی ایک جاپانی چٹھی شائع کی گئی تھی اسکے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر کی ایک مراسلت شائع ہوئی ہے۔

ان چٹھیوں کو پڑھ کر ناظرین الحکم کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ جاپان میں اشاعت اسلام کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ اور چونکہ آجکل حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت بھی اسطرف مائل ہوئی ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ وہ دن قریب ہیں جو جاپان میں اسلامی سلطنت ہو۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جن ایام میں اعلیٰ حضرت دعا کے لئے باغ میں تشریف لے گئے تھے۔ عالیجناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور نے حضرت اقدسؑ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی مگر اعلیٰ حضرتؑ کو استغراق خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا چنانچہ اسوقت جو کچھ آپ نے فرمایا تھا اور جسے میں ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء کے الحکم میں شائع کر چکا ہوں۔ مناسب موقع کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کے ازدیاد ایمان کی خاطر اس کو پھر ذیل میں درج کر دوں

مسیح موعودؑ اور خدا پر ایمان

۲۷۔ جون ۱۹۰۵ء کی صبح کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب نے جو سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کے لئے جو ایک خاص جوش اپنے دل میں مخفی رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جسطرح ممکن ہو یہ تبلیغ ہر ملک ہر قوم اور ہر زبان میں ہو جاوے۔ حضرت حجۃ اللہ کے حضور جاپان میں تبلیغ سلسلہ کے سوال کو چھیڑا۔ اس بنا پر کہ جاپان اسوقت سب کی نظروں میں ایک خاص مرکز ہو رہا ہے عیسائی لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ عیسائیت کا پرچم وہاں لہرائے آریا اپنے ازم کی اشاعت کے لئے جاپان کو وسیع میدان سمجھتے ہیں ان حالات کو مد نظر رکھکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کا جوش رکھنے والا دل خاموش نہیں رہ سکتا تھا اس نے حضرت حجۃ اللہ کے حضور اس سوال کو چھیڑا۔ میں خود اس موقعہ پر موجود نہ تھا۔ حضرت مخدوم الملۃ نے مجھے وہ حالات سنائے اور مکرمی ایڈیٹر بدر نے (جہانتک ان کا حافظہ اور قلم ان کلمات کو محفوظ کر سکا جو حضرت اقدسؑ کے مونہہ سے نکلے) وہ شائع کئے ہیں اس لئے میں بالفاظ ہ وہ مختصر تقریر درج ذیل کرتا ہوں اور درج کرنے سے پہلے اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ جب جاپان اور روس کی لڑائی شروع ہوئی ہے اور ابھی کوئی میدان جاپان نے نہیں مارا تھا۔ حضرت اقدسؑ کو ایک الہام ہوا تھا۔ **ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت** اس الہام کو ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ جانتا ہے خصوصاً وہ لوگ جو دار الامان میں رہتے ہیں میری غفلت سے یہ اخبار میں پہلے شائع نہیں ہو سکا۔ اسوقت میری غرض اس الہام کے اندراج سے یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کے ساتھ اس مشرقی طاقت کو کوئی مناسبت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ایڈیٹر

۲۷۔ جون ۱۹۰۵ء ایک دوست نے تحریک کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی ہوئی ہے اور عیسائی لوگ اسبات کی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام جاپانی عیسائی ہو جائیں آریوں نے بھی لاہور میں جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ایک مدرسہ قایم کیا ہے اور جاپان میں کئی آدمی بھیجے ہیں۔ اگر مناسب ہو تو سلسلہ حقہ کی اس ملک میں اشاعت کے واسطے تجویز کی جاوے۔

اسپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **فرمایا** مہدی اور رسول کا آخری زمانہ اسکے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کا پہلا بہت سا حصہ مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا ہم بھی اپنی عمر کا بہت سا حصہ طے کر چکے ہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اب خدا کے وعدوں کے پورے ہونے کے دن ہیں ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کر کے اس فیصلہ میں گڑبڑ ڈال دیں ہم چاہتے ہیں کہ اب اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت طیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی بہت کمزور ہے بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے۔ گو ایسے لوگ اس آیت کے ذیل میں آجاتے ہیں من کفر باللّٰہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان تاہم جن کے دلوں میں حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹھ جائے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے۔ فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ معاملہ دور جانے والا نہیں ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قایم کرنا چاہتے ہیں اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو اون کی پیروی ہمارے لئے منحوس ہوگی اور ہم کو وحی کرنے والے گویا ہی ٹھہریں گے اگر خدا تعالےٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہم کو اطلاع دیگا۔ عوام کے واسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جب تک پہلے سے خدا تعالےٰ کا منشاء نہ ہو ہم کسی امر کی طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے ہمارا دارومدار خدا تعالےٰ کے حکم پر ہے انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر خدا چاہیگا تو اوس ملک میں طالب اسلام پیدا کرے گا جو خود ہماری طرف توجہ کریگا۔ اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں خدا سے ہراسان و ترسان رہو ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جائے اگر تم دوسرے لوگوں کیطرح بنو گے تو خدا تم میں اور اون میں کچھ فرق نہ کرے گا اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھے گا عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اوس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ کہ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی اگر ہم اپنے آپ کو درست نکریں گے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہونگے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے ان زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں داشتہ آید بکار۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں ہم ایسے معاملات میں کسی مشورہ پر نہیں چل سکتے خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔

اس تقریر کو پڑھ کر صاف کھل جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت محض کسی شخص کی ذاتی تحریک یا کسی اور مذہبی فرقہ کی تقلید کے طور پر کوئی کام نہیں کرتے بلکہ آپ اسوقت تک دخل ہی نہیں دیتے جب تک اللہ تعالےٰ کی خفی یا جلی وحی آپ کو متوجہ نکرے۔ اسوقت جو اعلیٰ حضرت کو اسطرف توجہ ہوئی ہے۔ اور آپ نے خصوصیت کے ساتھ مولانا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جاپان کے لئے ایک کتاب لکھو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے۔ حضرت اقدسؑ کی تقریر میں ایک جملہ ہے۔ ہمارا دارومدار خدا تعالےٰ کے حکم پر ہے انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں تو ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے **اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دیگا**، چنانچہ اب جو خبریں خاص جاپان کی شائع ہوئی ہیں وہ نہایت ہی مسرت بخش ہیں انکو پڑھ کر اسلام کی روشنی کے اطراف عالم میں پھیلنے کا خواہشمند لوز العبد وجد میں آگیا۔

اخبار عام نے ۲۶ اگست ۱۹۰۵ء کی اشاعت میں اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے۔

آجکل کی فالتو خبروں میں ایک خبر خاص وقعت پائی جاتی ہے جاپان کے اہل قلم اپنی قوم کو مائل کر رہے ہیں کہ دین اسلام کو بہت غور اور توجہ سے مطالعہ کریں۔ اونہوں نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ فوجی لڑائی کا طریق بزرگان اسلام کی ایجاد ہے اس سے پہلے لڑائی کا طریق اس طرح تھا کہ ایک ادہر سے نکلا ایک ادہر سے اور تعداد میں مل کر میدان میں آتے تھے۔ لیکن مجموعی طور پر کوشش کرنا اور بجائے منفرد کے مجموعی طاقت سے مقابلہ کرنا اوسکو سراسر اسلامی ایجاد قرار دیتے۔ انہوں نے ذاتی تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ آجکل کے فن جنگ کے بنیادی اصول اسلام سے اخذ کئے ہیں اسی لحاظ سے وہ سمجھے جاتے ہیں کہ اس مذہب کی خوبیوں کی تحقیقات کرنا بہت مفید ہوگا وہ قوم کو ہی اسکا شوق نہیں دلاتے ہیں بلکہ جاپانی گورنمنٹ کو بھی مائل کرتے ہیں کہ اہل جاپان کو اس کے قیمتی مطالبہ کے ضروری وسائل بہم پہنچائے تاکہ اہل جاپان کو اسلام کی اصلی خوبیوں کے معلوم کرنے میں سہولت ہو۔ چین میں بھی بہت مسلمان ہیں اور جاپان میں بھی مسلمان پائے جاتے ہیں۔ عیسائی مذہب کی اہل جاپان نے بخوبی تحقیقات کی ہے لیکن اس سے ان کے مذہب میں فرق نہیں آیا ہے۔ ملکی فوج کے جنرل بوتھ نے جاپان کو عیسائی بنانے کا بیڑا اوٹھایا ہے اس میں کامیابی مشکل ہے بالفعل علمائے جاپان اسلام کے اصلی رازوں سے واقف ہونے کی کوشش کرتے ہیں اون کو اس میں بعض خاص خوبیاں نظر آئی ہیں اس سے شوق تحقیقات مزید کا چمک اٹھا ہے

یہ اقتباس حضرت اقدس کی تقریر کے ان فقرات

کی صداقت کو کیسا ظاہر کرتا ہے جو جیسے ابہی جلی قلم سے لکہے ہین جبکہ خود جاپان والون کو اسلام کی تحقیق کا شوق غالب ہوا ہے۔

تو بڑی امید ہوتی ہے کہ کیا عجب جاپان دولت اسلام سے مالا مال ہو جائے۔ عام طور پر بہی مسلمانو نے محسوس کیا ہے کہ جاپان مین مسلمان مشنری جانی چاہئین جو وہان جا کر اسلام کی اشاعت کرین مین اس سوال پر بعد مین غور کرونگا۔ فی الحال یہہ ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ پولیٹکل پہلو سے بہی جاپان اگر اسلام قبول کرے تو گویا سات کروڑ چینی مسلمانو اور لاکہون دوسرے جزائر کے مسلمانون کا ملکی خلیفہ اور مقتدا بن جائیگا۔ اور یون تمام چین پہ انکا رعب اور اقتدار غالب ہو جائیگا۔ چینی مسلمان نہایت بہادر جری اور راستباز ہین اور اس قسم کی سات کروڑ آبادی کا مرجع بن جانا کوئی تہوڑی سی بات نہین ہے۔

اس سوال کو چہوڑ کر اب اس امر پہ غور کرنا ضروری ہے کہ جاپان مین کون سا اسلام شائع کیا جاوے؟ ناظرین میرے اس جملہ پر شاید چونکتے ہون۔ لیکن مین انہین اس امر پہ غور کرنے کے لئے منتظر چہوڑ کر انکا حل دوسری اشاعت مین بتاؤنگا۔

تیرہ سوالون کا جواب

مولانا مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور نے تیرہ سوالون کا جواب لکہا ہے جسکو مین ناظرین الحکم کے فائدہ کے لئے ذیل مین درج کرتا ہون۔ مولانا ممدوح ایک مخلص اور سرگرم صاحب حال احمدی ہین اللہ تعالےٰ ہم سب کو ایسا اخلاص عطا فرماوے۔ آمین۔ ایڈیٹر۔

الرحمٰن
بسم اللہ یا فتاح الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

امر اوّل۔ کیا فرماتے ہین علماء راسخین العارفین بحق الیقین بشرع متین اس بارہ مین جو آیہ شریفہ لکہا ہے کہ ہو ہٰذا وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اب ختم نبوت کے بعد کسی ایسے نبی کو جو صاحب شریعت ہو خواہ وہ نبی نیا ہو خواہ وہ نبی پرانا ہو اوس کو ماننا کیسا ہے سچ کہو اجر خدا سے پاؤ۔

امر دوم۔ کیا نبی یا رسول کا لفظ کسی دوسرے شخص پہ بول سکتے ہین جو مجدد یا محدث ہو یا امام مہدی ہو کیا حکم ہے بموجب قرآن حدیث کے ہو۔

امر سوم کیا وحی کا لفظ عام ہے یا خاص ہے کیا نبی کے سوائے غیر نبی پر بہی بول سکتے ہین یا نہین اسکا کیا ثبوت ہے قرآن کریم سے دو تو اجر خدا سے پاؤ۔

امر چہارم۔ معجزات کے بارہ مین جو ذکر حیات اور ممات کا چلا آتا ہے وہ محکمات ہین یا متشابہات ہین اسکا ثبوت قرآن کریم اور حدیث سے ہو۔

امر پنجم۔ حضرت عیسےٰ امام مہدی آخر الزمان کی شان مین یہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم مین آئی ہے كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کیا یہ دونون شخص الگ الگ ہین یا دونون کا ماحصل ایک شخص ہے ثبوت اس کا قرآن کریم ہو۔

امر ششم۔ خسوف اور کسوف اور دیگر نشانات جو اسوقت ظہور کرتے جاتے ہین کیا یہ اتفاقی امر ہین یا کسی مدعی کے دعوے کی دلیل ہین انصاف سے جواب ہو۔

امر ہفتم۔ سورۂ تحریم مین مومنون کو خدا ئے کریم نے مریم اور آسیہ کا خطاب دیا ہے اسکا کیا سبب ہے جبکہ عیسےٰ بنی اسرائیلی آنے والا تہا یا احمدی عیسےٰ سے غرض ہے انصاف سے جواب دو اجر خدا سے پاؤ۔

امر ہشتم۔ ایمان کی صفت کیا ہے کیا کہلے کہلے نشان دنیا پر دیکہنا ہے یا پوشیدہ غیب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔ ایمان سے جواب دو۔

امر نہم۔ قرآن کریم مین پچیس نبیون کا ذکر ہے اور اور توریت مین کچہہ زیادہ نبیون کا بیان مگر حدیث شریف مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار نبیون کا ثبوت۔

امر دہم کیا قرآن کریم مین انبیاء ماسبق کے قصہ کہانیان ہین یا ہمیشہ کی موجودہ صداقت کی پیشنگوئیان ہین قرآن سے جواب دو۔

امر یازدہم۔ اور جب امام مہدی آویگا تو اوس کے دعوے کی کیا دلیل ہے اور اوسکا کونسا زمانہ ہے اور قرآن کریم سے اوسکے زمانہ کا ثبوت کیا ہے۔

امر دوازدہم۔ اور امام مہدی آخر الزمان کی جو لوگ مخالفت کرینگے اون کا انجام کیا ہوگا کیا وہ مومن بہی بنے رہینگے یا کچہہ اور۔

امر سیزدہم۔ اور امام مہدی آخر الزمان کیا کل مذہبون کا فیصلہ کریگا یا سب لوگون کی ہان مین ہان ملاتا پہریگا بینوا توجروا مستفتی خلیفہ عبد الوہاب عفی عنہ

امر اوّل کا جواب۔ حضرت رسول کریم نے فرمایا ہے میرے پانچ نام ہین محمد احمد ماحی حاشر عاقب یعنے نام عاقب پیچہے آنے والا وہ شخص میرا نائب ہو اور اب خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی یا رسول جو صاحب شریعت ہو تو وہ نبی یا رسول جو صاحب شریعت ہے قدم زمین پر رکہے تو شریعت محمدی کا منسوخ ہونا ضرور لازم ملزوم ہوگا اور آپکو ختم نبوت کی مہر کا توٹنا لازم آئیگا۔ اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ بہی تو موجود اور بعد قرآن کریم کے حضرت عیسےٰ کو اُتار کر کے انجیل پر سب کو عمل کرا کے نصاری بنانا ہے کیا حضرت عیسےٰ نبی نہین ہین یا صاحب انجیل کتاب نہ تہے یا نبوت باطل ہو جائیگی فہوس۔

امر دوم کا جواب۔ دیکہو قرآن کریم مین نبی اور رسول کا لفظ آیت وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ الخ ۱۵/۲ ترجمہ۔ اور ہم ہی حمل کرنیوالی ہوائین بہیجتے۔ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۱۶/۱ ترجمہ کہ ہم شیطان کو کافرون پر بہیجتے اور دیکہو حضرۃ عیسےٰ کے شاگردون کو قرآن کریم مین مرسلون کا خطاب خدا نے فرمایا ہے آیت وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۲۲/۱۳ ترجمہ۔ اور اونکو اُس بستی کی مثال دیکر سمجہادے جب اون کے پاس رسول بہیجے جب ہمنے اُن کی طرف دو کو بہیجا انکی اُنہون نے تکذیب کی پس ہم نے تیسرے سے مدد کی پس اون سب نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بہیجے گئے ہین اور نبی کا لفظ نبا سے نکلا ہے دیکہو آیت عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ پس دیکہو نبا سے نبی بنا ہے اور خدا اپنے کامل بندون کو غیب کی خبرین دیتا ہے اس سبب سے وہ نبی رسول کے لقب سے ملقب کئے جاتے ہین دیکہو حدیث مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْاَنْبِيَاءِ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اس سے بہی نبی کا لفظ عام بہی ہے خاص بہی ہے مگر ملا ثناء اللہ کی بات تو مثل اونٹ کے گوز کی ہے نہ زمین کی ہے نہ آسمان کی۔ افسوس صد افسوس افسوس۔

امر سوم کا جواب۔ دیکہو لفظ وحی غیر نبی پر بہی خدا نے فرمایا ہے آیت وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى ۲۰ یعنے ہم نے موسیٰ کی مان پر وحی نازل کی آیت وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ یعنے اور تیرے رب نے شہد کی مکہیون پر وحی بہیجی اور دیگر آیت وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اور جب حواریون پر وحی کی آیت شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ ۷/۱۲ ترجمہ شیطان آدمیون کے اور جنون کے وحی ڈالتے ہین آیت وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ... بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔

امر چہارم کا جواب۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ فوت شدہ انسان دوبارہ دنیا مین نہین آیا کرتے اور نہ اُسکی کوئی نظیر قائم ہے دیکہو آیات سورہ زمر فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ یعنے جس پر موت وارد ہو گئی خدا تعالےٰ اُسے دنیا مین آنے سے روک دیتا ہے۔ (۲) وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ یعنے قریہ جسکو ہم نے ہلاک کر دیا یعنے حقیقی موت ان پر وارد ہو گئی اون کا دنیا مین دوبارہ آنا حرام ہے۔ دیکہو حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔ یعنے جب کافرون مین سے ایک کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجکو پہر دنیا مین بہیجدے کہ مین نیک عمل کرون اور تدارک مافات مجہسے ہو سکے تو اوسکو کہا جاتا ہے کہ یہ ہرگز نہین ہوگا یہہ صرف اوسکا قول ہے یعنے خدا تعالےٰ کی طرف سے ابتدا سے کوئی بہی وعدہ نہین کہ مردہ کو پہر دنیا مین بہیجے اور پہر آگے فرمایا کہ جو لوگ مرچکے ہین اُن مین اور دنیا مین ایک پردہ ہے جسکی وجہ سے وہ قیامت تک دنیا کی طرف رجوع نہین کر سکتے ہین ۲۳/۱۶ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ یعنے پہر تم قیامت کے دن ہی قبرون سے اوٹہائے جاؤگے ۵/۸ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ یعنی وہ اس سے نکالے نہین جائینگے اور دیکہو حدیث مشکوٰۃ رواہ الترمذی یعنے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجکو ملے اور فرمایا اے جابر کیا سبب ہے کہ مین تجہے غمناک دیکہتا ہون مین نے کہا یا رسول اللہ صلعم میرا باپ شہید ہو گیا اور میرے سر پر عیال اور قرض کا بوجہہ چہوڑ گیا آپنے فرمایا کہ مین تجہے اسبات کی خوشخبری دون جسطور سے اللہ جل شانہ تیرے باپ سے ملا۔ مین نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ مجہے بتلائیے تو آپنے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کسی کے ساتہہ بغیر حجاب بات نہین کرتا ہے مگر تیرے باپ کو اوسنے زندہ کیا اور بالمواجہ گفتگو کی اور کوئی درمیان حجاب نہ تہا اور پہر اوسنے تیرے باپ کو کہا اے میرے بندے کچہہ مجہہ سے مانگ کہ مین تجہکو دونگا تب تیرے باپ نے عرض کی کہ اے میرے رب مجہکو زندہ کرکے پہر دنیا مین بہیجدے تا تیری راہ مین دوبارہ دنیا مین شہید کیا جاؤن تب اللہ تبارک تعالےٰ نے فرمایا کہ ایسا نہین ہوگا کیونکہ مین ابدی طور پر عہد کر چکا ہون کہ جو لوگ فوت ہو جائین پہر وہ دنیا مین بہیجے نہین جائینگے انتہٰی۔ لَا يَرْجِعُوْنَ قرآن کریم کی آیت ہے آیات محکمات هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ یعنی آیات محکمات کبہی بہی نہین بدلتا ہے مگر متشابہات

...ارادہ سے نہ آوین۔ الراقم اکبر شاہ خان ہیڈ مولوی انگریزی سکول نجیب آباد ضلع بجنور۔

بدلتے رہتے ہین اور یہی قانون قدرت ہمیشہ کا ہی ولو کان من عند اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ۵ ۸۲ اب اسکے بعد جو اختلاف ڈالتا ہے وہ جانے۔

امر پنجم کا جواب - حدیث مین فیکم وامامکم منکم مین واؤ عاطفہ ہے ابن مریم مضاف مضاف الیہ ہے اور عطف مضاف الیہ پر پڑا ہے اور اسکی تفسیر قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے - ہو ہذا تلک آیات الکتاب وقرآن مبین آیا الکتاب مضاف ہے اور عطف مضاف الیہ پر پڑا ہے اب اس سے تو صاف ثابت ہوگیا دونون کا ماحصل ایک شخص ہے اور اس کی صداقت کی گواہی آل عمران اور سورہ تحریم نے بہی دیدی ہے اور یہ شعر الہامی نعمت اللہ ولی کا جو دہلی کے گرد و نواح کے ہین سے

مہدی وقت و عیسٰے دوران
ہر دو را شہسوارے بینم

یہہ شعر رسالہ اربعین سے نقل کیا گیا ہے -

امر ششم کا جواب - اگر یہہ خسوف کسوف اور دیگر نشانات اتفاقی امر ہین اور کسی مدعی کے دعوے کی دلیل نہین ہین تب تو یہ دین بہی روز مرہ ہنود کی طرح مردہ ہے کیونکہ اسکے نشان بہی پیچہے رہ گئے ہین اور آگے کو کچہہ باقی نہین رہا ہے قصور ہے ہمارے علماء پر جو تمام قرآن اور حدیث مین نشان بہرے ہین اور وہ ظہور ہی کرتے جاتے ہین علما سرسے پانی سب پہیرتے جاتے ہین -

امر ہفتم کا جواب - آل عمران اور سورہ تحریم مین خطاب امر من کو مریم کا دیاگیا ہے تو پہر کیا وجہ ہے جو اسرائیلی عیسےٰ آسمان سے اتارا جائے اور ختم نبوت کی مہر کو توڑا جائے اور حضرت ابراہیمی ورثہ جو حضرت اسحاق کو ملا تہا اور باقی ورثہ حضرت اسمٰعیل کا جو رسول اکرم کو ملا تہا وہ ورثہ مسلمانون کو خدا آگے مانگنے کے واسطے نمازمین درود شریف کی تعلیم فرمائی گئی ہے کما صلیت علٰے ابراھیم اور کما بارکت علٰے ابراھیم یعنے جیسے انبیاء حضرت اسحاق کی نسل مین ہوئے حضرت عیسیٰ پر آکر سلسلہ ختم ہوا ویسا ہی حضرت اسمٰعیل سے سلسلہ شروع ہوکر محمدی مسیح پر جاکر سلسلہ ختم ہو ذرا غور کرکے دیکہو دین محمدی کے دشمن مت بنو اس اُمت کی نسبت خدا نے فرمایا ہے وکنتم خیر امۃ اخرجت للناس ہے خیر امت تو بنے مگر ورثہ دوسرا لیجائے - افسوس -

امر ہشتم کا جواب - ایمان بالغیب کی صفت مین آیا ہے الذین یؤمنون بالغیب یعنے جو غیب پر ایمان لاتے ہین اور آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۵

ترجمہ - جن لوگون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پہر اسپر قایم رہے انپر فرشتے نازل ہوتے ہین کہ خوف مت کرو نہ غم کہاؤ اور اس جنت کی خوشخبری لو جسکا تم کو وعدہ دیا گیا تہا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ رائی کے دانہ کی برابر جسکا ایمان ہوگا وہ کرامات دکہائیگا اور ایسا ہی انجیل مین بہی ہے دیکہو انجیل مرقس ۱۶ اور لوقا ۱۷ اب ہر ایک شخص کو لازم ہے اس معیار پر پہلے اپنے ایمان کو پرکہنا چاہئے تب دوسرے کو کافر کہنا چاہئے مگر اپنے ایمان کی تو کچہہ خبر بہی نہین ہے مگر دوسرون پر جلد فتوے طیار کرکے کافر بنا دیا گیا اس سے پہلے اولیاء اللہ کے مقابل مین علما نے ٹہوکر نہین کہائی ہے افسوس صد افسوس اور جن اماموں کو تم مانتے ہو اُن کی سوانح کو تو دیکہہ لیا ہوتا جلد بازی کرنے ...

امر نہم کا جواب - اور خدا نے فرمایا کوئی ملک ایسا باقی نہین جس مین کو مصلح الدین ہمنے نہین بہیجا کہ آیت وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنے اور کوئی امت ایسی نہین جس مین نذیر نہین ہوگذرا اور ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیاء کا ذکر حدیث مین ہے اور ویسا ہی اور کی حدیث مین آیا کہ آپکی پیشانی سے ایک لاکہہ چوبیس ہزار قطرہ گرے جس سے ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیا پیدا ہوئے اب دین کا طفیل ہی تو اس اُمت مرحومہ مین سے ہونا چاہیئے تہا اور آیت وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تمکو مگر واسطے تمام عالمون کی رحمت کے اور اب سچون کو سچائی اور جہوٹون کو لعنت کا طوق نہ ملے اور سچ اور جہوٹ مین فرق نہ کیا جائے تو رحمت عالم کہان سے ثابت ہونگے اور قومین اپنے مذہب کو مت کہتے ہین اور اس . . . .

اُمت کو ام کا خطاب ملا ہے اب اس کو چاہیئے مثل بچون کے صادق کے سر پہ صداقت کا تاج عطا کرے تب تو خیر الامم کے لقب سے ملقب ہو

امر دہم کا جواب - اب دیکہو قرآن کریم قصہ کہنے والون کو کیا کہتا ہے آیت یقول الذین کفروا ان ھذا الا اساطیر الاولین ۲۵ یعنے منکر کہتے ہین کہ یہہ تو محض پہلون کے قصے ہین اور اس آیت کے مثل آیت قرآن کریم مین سات یا آٹہہ مقام پر ہے اب جو شخص قرآن کریم کے قصون کو قصہ کہے تو وہ شخص کافر بنتا ہے جب قرآن کریم کے کیونکہ وہ تو ہمیشہ کی موجودہ صداقت کی پیشین گوئیان ہین اور پیشین گوئیون کو قصہ کے رنگ مین بیان کیا گیا ہے افسوس صد افسوس جلد بازون پر جو آگا پیچہا نہین دیکہتا ہے -

امر یازدہم کا جواب - مہدی کا لفظ مہد سے مشتق ہے اور مدعی موعود کے دعوے کی دلیل موجود ہے دیکہو آیت والارض فرشنٰھا فنعم الماھدون ۵ ۵۱ یعنے اور زمین کو ہمنے فرش بنایا پس ہم کیا اچہا مہد بنانے والے ہین + اب دیکہو خدا نے ریل کا کیسا فرش بچہا دیا ہے دیگر آیت الذی جعل لکم الارض مھدا وجعل لکم فیھا سبلا لعلکم تھتدون ۲۵ یعنے جسنے تمہارے واسطے زمین کو گہوارہ بنادیا اور اس مین تمہارے واسطے راستے بنادئے تاکہ تم راستے معلوم کرو اور اونٹ اور اونٹنیان معطل ہوجائین اور چاند اور سورج کا رمضان مین گہن ہونا اسکے صداقت کی گواہ ہے اور اسم بامسمیٰ کے ساتہہ ظہور کرتا جاتا ہے -

امر دوازدہم کا جواب - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتة الجاھلیة یعنے جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ جاہلیت کی موت پر مرگیا افسوس لوگ منہاج نبوت کو بہی نہین جانتے ہین -

امر سیزدہم کا جواب - یہہ جب قرآن کریم کے حمار اسفار بن جائینگے تو پہر وہ کسکی تقلید کرتا پہریگا وہ تو حاکم عادل ہوکر آئیگا اور حنیف کے لقب سے ملقب ہوکر قرآن کریم کے مطابق فیصلہ اپنی عدالت سے دیگا دیکہو آیت مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا ۲۸ یعنی جن لوگون کو توراۃ اوٹہوائی گئی پہر اونہون نے اسکو نہین اوٹہایا وہ اوس گدہے کے مانند ہین جو کتابین اٹہاتا ہے دیکہو حدیث صحیح بخاری اور مسلم مین ہے لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب - ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اوس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اتریگا تم مین عیسےٰ بیٹا مریم کا حاکم عادل ہوکر توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا سور کو اور موقوف کردیگا لڑائی کو اور علما نے خنزیر کو استعارہ مین خنزیر صفت انسان سے مراد لی ہے جو ہر ایک قوم اور مذہب مین ملے جلے چلے آتے ہین سو حضرت اقدس بہی اون سکو قتل کرتے جاتے ہین اور صادقون کے سر پہ صداقت تاج بہی رکہتے ہین -

راقم احقر غلام امام احمدی عزیز الواعظین ابن شاہ محمد بن محمود ساکن شاہجہانپوری ۳ جولائی ۱۹۰۵ء مطابق جمادی الاول ۱۳۲۳ھ عفی عنہ -

---

طبیبِ حاذق

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ قرآن کریم کا ایک سنہری اصول ہے جس مین حفظ صحت اور حفظ ماتقدم کے تمام اصولون کو جمع کردیا گیا ہے لیکن دنیا مین بہت سے لوگ ہین جو حفظ صحت کے اصولون کی ناواقفی کیوجہ سے مختلف امراض مین مبتلا ہوکر دکہہ اٹہارہے ہین - اور اسپر طرہ یہہ کہ اشتہاری ادویہ کی کثرت نے اور بہی لوگون کی صحت پر برا اثر ڈالا ہے + مینے حضرت حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب کے تجربات کی بنا پر **شفاخانہ فضل رحمانی** کے ذریعہ حتی المقدور مخلوق کو فائدہ پہنچانا چاہا ہے شفاخانہ کے اغراض مین طبی کتابون اور ماہواری طبی رسالون کا شائع کرنا بہی ظاہر کیا گیا تہا - اسلئے اس اعلان کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ستمبر ۱۹۰۵ء سے ایک ماہواری طبی رسالہ طبیب حاذق نام شفاخانہ فضل رحمانی سے شائع کیا جاتا ہے جسکا حجم فی الحال دو جزو ماہوار ہوگا - ۱۶ صفحون مین مستقل طور پر **حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے بیش قیمت تجربات** ہمیشہ شائع ہوتے رہینگے - اور ۱۶ صفحون مین متفرق طبی مضامین ہونگے جنکے متعلق اس اشتہار مین کچہہ لکہنا بے سود ہے - خود رسالہ کے دیکہنے سے معلوم ہوجائیگا - کہ وہ کسقدر مفید اور سہل ہین - **مولانا مولوی نورالدین صاحب کے مجربات سلسلہ** وار ہونگے اور اس طریق پر انہین قلمبند کیا گیا ہے جس سے علم طب کے مشکل مسائل بہی نہایت صاف اور سہل ہوگئے ہین - ہر ایک مرض کے اسباب اسکی علامات تشخیص اور علاج یونانی - ویدک اور بالآخر موجودہ تحقیقات ڈاکٹری کی رو سے بتایا گیا ہے - یہہ رسالہ اردو خوان دنیا کے لئے ایک قابل قدر نعمت ہوگی - یہہ مستحکم اصول قرار دیا گیا ہے کہ بلا وصول قیمت پیشگی یا بہ اجازت وی پی ہرگز ہرگز کسی کے نام جاری نہ ہوگا - قیمت سالانہ عہ مع محصول ہوگی -

تمام درخواستین منیجر شفاخانہ فضل رحمانی و مہتمم رسالہ طبیب حاذق کے نام آنی چاہئین ۱۵ ستمبر تک رسالہ شائع ہوجائیگا -

مخدوم الملّت کی ناسازیٔ طبیعت

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت نصیب اعدا یون تو عرصہ سے کسی نہ کسی رنگ مین ناساز چلی آتی ہے مگر پچھلے دنون زلزلے سے پہلے کثرت پیشاب کیوجہ سے آپ پر شدید حملہ ہوا تہا۔ اس حملہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیم شبی دعاؤن نے اعجاز مسیحائی دکہایا اور آپ کو صحت ہوگئی لیکن کچہہ نہ کچہہ اثر اسکا چلا جاتا تہا۔ جو ہفتہ زیر اشاعت مین بہت خطرناک صورت مین نمودار ہؤا۔ وہ یہہ کہ حضرت مخدوم الملتہ کی پیٹہہ پر بین الکتفین ایک چہوٹی سی پہنسی نمودار ہوئی جسکو انہون نے ایک معمولی پہنسی سمجہا۔ لیکن جب اسکا زور بڑہتا ہؤا معلوم ہؤا تو مخدومی ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے (جو تین مہینہ کی چہٹی لے کر آئے ہوئے ہین) اسے چیرا اور یہہ پہنسی سرطان تشخیص ہوئی جس روز اس پہوڑے کو چیرا گیا اسی روز مولوی صاحب ڈاڑہ کے درد شدید مین بہی مبتلا تہے صبح کو اسے نکالا گیا اور شام کو اس پہوڑے کو چیرا دیا گیا۔ اسکی تکلیف سے درد اور کرب کی وجہ سے مولوی صاحب رات بہر آرام نہ کر سکے اور پیٹہہ پر ورم ہوگیا مگر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا اور وہ ورم کم ہوگیا۔ لیکن پہر اس مواد ردیہ اور سمیہ کے باعث جو پہوڑے کے اندر تہا اور حرام مغز پر واقع ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف اور اضطراب رہا اور اسکے ساتہہ ہی بخار ہوگیا۔ بخار اسقدر شدید تہا کہ کچہہ کہا نہین جا سکتا۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے اور طبیعت رو بصحت ہے یہہ تو بیماری کے معمولی حالات ہین۔ لیکن اس بیماری کے متعلق بیان کرنے کے قابل بعض اور ضروری امور ہین جنہون نے ہم لوگون کو جو یہان قادیان مین موجود ہین حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایک لذیذ اور جدید ایمان عطا کیا۔ اور خود حضرت مخدوم الملتہ کی وقعت کو ہمارے دلون مین مستحکم کر دیا۔

حضرت خلیفۃ اللہ کے لئے اس دن سے کہ مولوی صاحب پر عمل جراحی کیا گیا رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا باوصفیکہ چوٹ لگنے اور بہت سا خون نکل جانے کیوجہ سے حضرت اقدس کو تکلیف تہی اور دوران سر کی بیماری کی شکایت تہی لیکن یہہ کریم النفس وجود ساری رات رب رحیم کے حضور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے **دعاؤن مین لگا** رہا۔ اور سچ مچ اسکا مصداق ثابت ہؤا۔

چہ دستہا کہ نماید بروز کشتی و جنگ
باین امید کہ نفسے مگر رہا باشد

ہمین ہست طائفہ برگزیدگان خدا
ہمین علامت شان از خدا ئے ما باشد

بجنگ و حرب گذارند ہر دمے کہ بود
کہ تا حفاظت مردم ز فتنہ ہا باشد

بخیر و عافیت بگذرد شب اندر خواب
کہ پاسبانی ایشان بصد عنا باشد

یہہ ہمدردی اور ایثار ہر شخص مین نہین ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندون اور مامورون کی ہی یہہ شان ہے کہ اپنی تکالیف کو بہی دوسرون کی تکالیف کے مقابلہ مین بہول جاتے ہین اور نہ صرف بہول جاتے بلکہ قریب بہ موت پہونچ جاتے ہین۔ لیکن ہان ان کے دل مین کسی بندہ کے لئے خاص طور پر اضطراب اور قلق کا پیدا ہونا خود اس بندہ کی عظمت اور وقعت کو بہی ظاہر کرتا ہے۔ حضرت اقدس نصف شب سے آخر شب تک دعاؤن مین مصروف رہے اور اس اثنا مین مولوی صاحب ممدوح کے دروازہ پر آکر حال بہی پوچہا ساری دنیا سوتی تہی مگر یہ خدا کا جری جاگتا تہا اپنے لئے نہین اپنی اولاد کے لئے نہین اپنے کسی ذاتی مقصد اور غرض کے لئے نہین بلکہ صرف اس لئے کہ تا **رحیم و کریم مولیٰ کے حضور اپنے ایک مخلص کی شفا کے لئے دعا کرے۔**

معزز ناظرین! مین سچ کہتا ہون اور خدا تعالےٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ خدا کے برگزیدہ رسول کا یہہ اضطراب اور قلق اپنے ایک خادم کے لئے ان ساری تکلیفون۔ اور مصائب کا انعام البدل ہو سکتا ہے جو اس کے دامن پکڑنے پر آئین اگر آئین۔ ماں باپ مین ایک ہمدردی ہوتی ہے اور کچہہ شک نہین وہ ذاتی ہوتی ہے لیکن یہ ایثار اور یہہ محبت جو خدا کے رسول اپنے مخلص خدام کے لئے ظاہر کرتے ہین اسکی نظیر دنیا کے کسی **ماں باپ** کی زندگی مین بہی نہین مل سکتی اور ہرگز نہین مل سکتی۔ کیا یہ امر اس کی سچائی پر ایک وجدانی دلیل نہین؟ گہر کے اندر اسے کون دیکہتا ہے لیکن اس کی اندرونی اور بیرونی زندگی ایک ہی قسم کی واقع ہوئی ہے جو اس کی راستبازی اور منجانب اللہ ہونے پر زبردست دلیل ہے۔ اور سب سے بڑہ کر جو بات اس طرز زندگی سے معلوم ہوتی ہے وہ یہہ ہے کہ آپ کو **خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکے تصرفات پر کس قدر یقین اور ناز ہے اور دعا اور اسکے خارق عادت تاثیرون پر کیسی بصیرت ہے۔**

یہہ یقین اور بصیرۃ بجز ایسی حالت کے کہ اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہو کر خود اسکی آواز انسان نہ سن لے پیدا ہی نہین ہو سکتی۔ ورنہ وہ کیا بات ہے جو دس دس بارہ بارہ گہنٹون تک متواتر دعا کرتے ہوئے بہی انکو تہکا نہین سکتی۔ انسان ایک دعا کے لئے ہاتہہ اٹہاتا چند منٹ کے بعد تہک جاتا اور اسے الفاظ نہین ملتے آخر رہ جاتا ہے مگر خدا تعالےٰ کے حضور انکے لئے وہ کیا جذب اور مقناطیس ہے جو یہہ ایسا سلسلہ سخن دراز کرتے ہین کہ ختم ہونے مین نہین آتا۔ بیماری ضعف نقاہت کوئی اور امر انکو تہکاتا نہین الفاظ کی کمی انکو پست حوصلہ نہین کر سکتی! وہ جذب اور مقناطیس بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ پر زندہ ایمان اور لذیذ ایمان ہوتا ہے دوسرون کی طرح اللہ تعالیٰ کو خیالی اور سماعی طور پر نہین مانتے بلکہ اس کو دیکہتے اور اس سے کلام کرتے اور جواب پاتے اس کی قدرتون کا مشاہدہ کرتے اور اس کے وراء الورا حسن اور احسان کیوجہ سے اسکی طرف کہچے جاتے اور اس کے حضور ہی لذت پاتے ہین۔

مین یقیناً جانتا ہون کہ جو لوگ اس امر پر غور کرین گے۔ کہ اتنی لمبی لمبی دعائین پہر ایک دن نہین ہر روز ایک شخص کرتا ہے اگر وہ اپنی دعاؤن کی قبولیت پر ۔۔۔ اطمینان اور خدا تعالےٰ کے ساتہہ وفادارانہ تعلق نہین رکہتا تو اسے ایسی توفیق ہی کیونکر مل سکتی ہے اپنی دعاؤن پر قیاس کرو کہ وہ کتنی لمبی ہو سکتی ہین اور پہر اسپر غور کرو۔

غرض

حضرت کئی رات بالکل نہین سوئے۔ جس سے طبیعت کو بہت مضمحل ہو گئی مگر اس اضمحلال نے آپ کو تہکایا نہین۔ ایک دن فرماتے تہے۔ کہ مین نے بہت دعا کی ہے اسقدر دعا کی ہے کہ اگر تقدیر مبرم نہین تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگی۔ پہر فرمایا کہ مین اللہ تعالےٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ کبہی اس قسم کا **اضطراب اور فکر** مینے **اپنی اولاد** کے لئے بہی نہین کیا نہ خود دعاؤن مین مصروف رہے بلکہ دوسرے خدام کو بہی خاص طور پر دعاؤن کے لئے تاکید فرماتے رہے یہانتک کہ رات کو بعض خدام کو بلا کر کہا کہ **تم ساری رات** دعائین کرو۔ اور اسطرح پر اپنے بہائی کی مدد کرو۔ مین الفاظ نہین لا سکتا جو اس نقشہ کو دکہاؤن اور کیونکر دکہاؤن مصور کا قلم بہی دکہا نہین سکتا۔ کہ آپ **دعاؤن کی قبولیت** پر کیسا ایمان رکہتے ہین اور اس کو کیسی اکسیر اپنے تجربہ سے مانتے ہین۔

فرمایا مینے ہر چند چاہا کہ دو چار منٹ کیلئے ہی سو جاؤن مگر مین جانتا ہی نہین کہ نیند کہان چلی گئی۔ یہہ باتین آپ نے ایک روز صبح کو بیان فرمائین بعض خدام نے عرض کی کہ حضور اسوقت جا کر آرام کر لین۔ فرمایا یہ اپنے اختیار مین تو نہین مین کیونکر آرام کر سکتا ہون جب کہ میرے دروازہ پر ہائے ہائے کی آواز آتی ہے مین تو اس **قلق اور کرب** کو جو مولوی صاحب کو ہوا دیکہہ بہی نہین سکتا (اللہ رے رقت قلب ایڈیٹر) اسلئے مین اوپر نہین گیا۔ پہر ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو اس کے متعلق مناسب ہدایتین فرماتے رہے اور تپ کے علاج کیطرف بہی توجہ دلائی۔ فرمایا کہ مین کونین اور کافور سمجہتا ہون وہ بہی دو تاکہ بخار رک جاوے۔

غرض

آپ کو بہت درد اور کرب ہے مین یقیناً کہتا ہون کہ حضرت **مخدوم الملتہ** کو تو جو درد اور تکلیف ہے وہ ہے ہی لیکن حضرت خلیفۃ اللہ کو اس سے کہین زیادہ اور کہین بڑہ کر اسکا درد ہے۔ اس سے پہلے کئی مرتبہ آپ نے فرمایا ہے کہ دعا ہو نہین سکتی جب تک دوسرے کے درد اور دکہہ کو مین اپنے پر نہ لے لون۔ وہ نظارہ اب دیکہا گیا ہے۔

اِن ایام مین جو رویا اور الہامات ہوئے وہ مین اس مضمون کے آخر مین درج کرونگا اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود مخدوم الملتہ کی حالت سے بہی ناظرین کو آگاہ کرون۔

جس دن وہ پہوڑا چیرا گیا اور ڈاڑہ نکالی گئی۔ رات کو تکلیف رہی۔ صبح کے وقت اکثر احباب عیادت کے لئے گئے۔ ضعف اور نقاہت بہت تہی تاہم بڑے حوصلہ اور استقلال سے احباب کو مخاطب کیا اور فرمایا

خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ موت کا ذرا بہی خوف نہین وہ تو ایک پل ہے جس سے سب کو گذرنا ہے۔ اور ہمارے لئے تو ملاقات یار کا ذریعہ ہے مگر میرے دل مین یہ کرب ہے کہ خدمت دین کے لئے ایک مضمون شروع کیا تہا۔ وہ ابہی ناتمام ہے خدا کرے وہ پورا ہو جاوے۔ مین نے اپنے دل میز اس تکلیف اور گہبراہٹ کے وقت بہی نظر کی الحمدللہ مین یقین رکہتا ہون کہ خدا کا مسیح بالکل سچا اور راستباز ہے اور یہہ سلسلہ سچا سلسلہ ہے ہم نے اس کو قبول کرنے مین ذرا بہی اپنے نفس کو دہوکا نہین دیا۔ پہر خاکسار ایڈیٹر کو مخاطب کر کے

پوچھا کہ کچھ لکھا ہے (بدر جدید کے ایک مضمون کے جواب کے متعلق اشارہ تھا۔)
ایڈیٹر

مینے عرض کیا کہ ابھی کچھ نہیں لکھا۔ اسپر فرمایا اس تکلیف میں اسکے متعلق عجیب عجیب راہیں میرے دل میں آئیں اور خدا تعالےٰ نے اس باطل کے کچلنے کی خوب تفہیم سمجھائی۔ اب توفیق کا ملنا اسی کے فضل پر موقوف ہے۔ مجھے اپنی بیماری میں اگر کوئی حسرت ہوتی ہے تو یہی کہ فلان رسالہ یا کتاب ختم ہو جاوے اور فلان خدمت دین ہو جاوے اور کچھ نہیں۔

پھر حضرت اقدس کی دعاؤں کے تذکرہ پر فرمایا کہ ایسی شفقت اور ہمدردی والدین میں بھی مینے نہیں دیکھی۔ رات خود آواز دی اور حال پوچھا۔ جسقدر عرصہ تک احباب بیٹھے رہے ایسی ہی باتیں کرتے رہے جن سے انکے قوی الایمان اور راستباز رضا بالقضا کے سچے عامل ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے پٹی کھولی۔ (اور زخم کو دہو کر دوسری پٹی لگائی) اور احباب چلے آئے۔ دوسرے دن تکلیف اور بھی بڑھ گئی بخار شدید ہو گیا۔ اسکی صبح کو پھر احباب حاضر ہوئے۔ آج بہت ہی ضعیف تھے اور ساری رات سخت تکلیف میں کٹی تھی۔ بیٹھتے ہی فرمایا۔

رات بہت تکلیف رہی مگر میں اس حالت میں بھی اللہ تعالےٰ کو رب۔ رحمان۔ رحیم یقین کرتا ہوں موت سے ہرگز مجھے کوئی خوف نہیں اور میں اس سے نہیں ڈرتا۔ میں اللہ تعالےٰ پر اسکی کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں + یہہ کہتے ہوئے ٹیس نے بیقرار سا کر دیا۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ جستے حاضرین پر بھی رقت پیدا کر دی پھر بڑے حوصلہ اور برداشت سے جیسے تندرستی کی حالت میں بات کرتے ہیں باتیں کرتے رہے جن کا خلاصہ اپنی درد و تکلیف کا اظہار ہی نہ تھا بلکہ حضرت حجۃ اللہ پر قوی ایمان اور عشق کا اظہار تھا۔ پھر پٹی کھول کر دوسری پٹی باندہی گئی۔ اسوقت بخار نہیں تھا۔ الحمد للہ علی ذالک

تازہ الہامات ورویا

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبد الکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جسکو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ مین نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی رویا میں دیکھا۔ کہ
" مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں "

فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء (۱) رویا۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس میں اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے۔

۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ والعصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورت بطور الہام جاری ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح

نصف رات سے فجر تک مولوی عبد الکریم کے لئے دعا کی گئی۔ صبح کی نماز کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ ۳۱۔ اگست کی رات کو دیکھا۔ مینے دیکھا عبد اللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر مینے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں دستخط نہیں ہوتے اسوقت مینے عبد اللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ مینے اوسکو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں نہ کسی کی سفارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اسکے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جاکر کاغذ اوسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اسپر دستخط کر دو اس نے بلا تامل اسیوقت لے کر دستخط کر دئے۔ پھر مینے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کئے ہیں اور پوچھا کہ عبد اللہ کہاں ہے اونہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اسکے آنکھ کھل گئی اور ساتھ ہی پھر غنودگی کی حالت ہو گئی تب مینے دیکھا کہ اسوقت میں کہتا ہوں مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے یہ مراد ہے۔ کہ سنور عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور علم تعبیر کی رو سے بلی ایک بیماری کا نمونہ ہے عبد اللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبد اللہ جو بیمار ہے فرمایا طب تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے در امحکمہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔ (۴) ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء بعد ظہر الہام ہوا۔ اَرِیۡ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔

محاکمہ بابت تصلیب مسیح وشمعون

پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۵ء میں شیخ عبد الواحد صاحب کی طرف سے مسیح کی جائے شمعون کی تصلیب پر ایک مضمون چھاپا گیا تھا۔ جس کی مسٹر جی ڈانیل صاحب تردید کر کے زور دیتے ہیں کہ صلیب پر جو شخص مصلوب ہوا۔ وہ مسیح ہی تھا لیکن درحقیقت ان دونوں صاحبان میں کوئی اصل مقصود تک نہیں پہنچا۔ زیادہ افسوس شیخ عبد الواحد صاحب پر آتا ہے جنہوں نے قومی تواتر در کنار قرآن مجید کی بھی کچھ پروا نہیں کی۔ کیونکہ قرآن مجید کو اگر تدبر کے ساتھ پڑھا جائے تو مسیح کی مطلق صلیب کی نفی ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ ہاں صلیب کی جو علت غائی تھی۔ اُس کی بڑے زور سے نفی کی گئی ہے۔ اگر شیخ صاحب کے خیال کے مطابق مصلوب کوئی دوسرا شخص تھا۔ تو قرآن اور احادیث نے کیوں اوسکو بیان نہیں کیا۔ اگر آپ کو قرآن دانی کا دعویٰ ہے تو جملہ ولٰکن شبہ میں جو ھُوَ ضمیر مضمر ہے۔ اسکا مرجع بھی کوئی تجویز کیا ہوتا۔ ورنہ کسی ضمیر کا خود بخود پیدا ہو جانا نحو کے کونسے قاعدہ سے درست ہے۔ میرا اسبات پر کامل ایمان ہے کہ آج روئے زمین پر قرآن کریم ہی ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے جو بلاغت وفصاحت وغیرہ ایسی بے شمار خوبیوں کو رکھتے ہوئے ایک یہ خوبی بھی رکھتی ہے۔ کہ اس میں اختلاف کا نام تک نہیں۔ یہ ایک الگ بات ہے۔ کہ کسی نے ترجمہ کرتے وقت قرآن کے ہر ایک مقام کو مد نظر نہ رکھا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک اس بے عیب کلام پر جس قدر اعتراضات کئے گئے ہیں۔ وہ ان ترجموں اور شخصی رایوں کا نتیجہ ہے۔ جو خود بھی ایک دوسری کے مخالف ہیں۔ ورنہ قرآن شریف اپنے اصل الفاظ کے ساتھ ابتک بدستور موجود ہے۔ کیا کوئی ہے جو اس کے ایک حرف پر بھی نکتہ چینی کر سکے۔ کاش کہ ہمارے موجودہ علماء مسیح سے کسی دوسرے شخص کو متشکل کرتے وقت آئت لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا (اختلاف) لتنکم والوانکم ان فی ذالک لایات العالمین کو بھی پڑھ لیا کریں۔

میں اسبات کو تو ضرور مانتا ہوں۔ کہ صلیب پر جو شخص چڑھایا گیا۔ وہ واقعی مسیح تھا۔ مگر صلیب کے ذریعہ جو اس کا مارنا اور مصلوب کرنا مطلوب تھا اس سے مجھے قطعی انکار ہے۔ کیونکہ یہودیوں کا اس سے نامراد رہنا انجیل سے بھی ثابت ہے۔ اگر مسٹر جی ڈانیل صاحب خواہش کرینگے تو سب انجیلی آیات کی تفصیل سے دریغ نہیں کروں گا۔ دیگر قرآن کریم نے اس واقع کو جس خوبی سے بیان کیا ہے۔ اس میں غیر متعصب اہل تحقیق کے لئے کوئی کمی نہیں رکھی گئی۔ مجھے بھی ایک بڑے تفکر کے بعد یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ قرآن شریف میں یہودیوں کی جس بیان کردہ (یعنی قتل بالصلیب) موت کی نفی کیگئی ہے۔ حقیقت میں وہ ایک ایسی موت ہے۔ جو تقرب الٰہ سے روکتی ہے۔ یہودیوں کا اعتراض بھی تو اسی روحانی رفع پر تھا چنانچہ وہ یہ کہتے تھے۔ کہ اس کی پیدائش (نعوذ باللہ) صحیح نہیں۔ جس سے وہ اس کو دعوے رسالت میں بھی صادق نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ اس کو صلیبی یعنی لعنتی موت سے مارنا چاہتے تھے۔ حتےٰ کہ انہوں نے اپنے خیال میں مار بھی دیا۔ مگر قرآن کریم میں اسکی اس طرح تردید کیگئی ہے۔ کہ صلیب پہ جانے کا جو مفہوم تھا۔ وہ اس پر وارد نہیں ہوا۔ ہاں صلیب پہ چڑہائے جانے سے مشابہ بالمصلوب ضرور ہو گیا تھا۔ جس سے یہودیوں نے مسیح کو مردہ سمجھ لیا۔ انجیل سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔ کہ مسیح ہرگز صلیب پہ نہیں مرا۔ اگر مرجاتا تو بھالا مارنے پر اُسکی پسلی سے لہو اور پانی کیوں نکلتا۔ آجتک کسی نے بھی نہیں سُنا کہ مردہ جسم سے کبھی خون نکلا ہو انجیلوں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح تین گھنٹوں سے زیادہ صلیب پہ نہیں رکھے گئے۔ ورنہ پلاطوس کا تعجب کیا معنے رکھتا تھا۔ اگر مسٹر جی ڈانیل صاحب کو واقعی اس معاملہ میں تحقیق منظور ہے۔ تو انجیل متی کے اس مقام کو غور کر پڑہیں۔ کہ جہاں مسیح نے فقیہوں اور فریسیوں کے نشان ملنے پر یہ جواب دیا۔ کہ اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈہونڈتے ہیں۔ یہ یونس نبی کے نشان کے سوائے کوئی نشان دکھایا نہ جائیگا۔ کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسا ہی ابن آدم تین دن رات زمین کے اندر رہیگا اب یہاں چند اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ کہ کیا یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ گیا تھا۔ یا مر کر صاف ظاہر ہے۔ کہ یونس زندہ ہی مچھلی کے پیٹ میں گیا تھا۔ برخلاف اسکے اگر مسیح مر کر زمین میں گیا۔ تو مماثلت کہاں ثابت ہوئی۔ دوسرا یہ کہ مسیح نے تمام عمر میں اس نشان کے سوا دوسرا کوئی نشان نہیں دکھایا۔ تیسرے یہ کہ مسیح خدا اور ابن اللہ بھی نہیں تھا۔ بلکہ دوسرے انسانوں کی طرح وہ بھی ایک انسان ہی تھا۔

راقم خاکسار محمد حسین احمدی از منگ لاہور۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و آپکے اہلبیت خدا کے فضل و کرم سے اچھے ہیں حکیم الامۃ کی صحت بھی اچھی ہے۔

۲۔ موسمی حالت خطرناک ہے امساک باران کی وجہ سے فصلیں خشک ہو رہی ہیں اللہ رحم کرے۔

درخواست دعا حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم

مراسلت

احاطؔ علیٰؔ

بتر بر میدان فصاحت مخدوم الملتہ مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنے مضمون بلاغت مشحون کفر بالرسول کی حیرت انگیز سزائیں جو کچھ لکھا وہ نادان معترض کے لئے بالکل کافی بلکہ کافی سے بڑھکر تھا کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ الفاظ کی توپوں نے کذب و تزویر کی قلعی کو بالکل مسمار کر دیا۔ اور مخالف کو کوئی جگہ پناہ لینی کی نہ رہے۔

حقیقت میں ایک سچے مسلمان کو رسول اکرم افصح العرب والعجم کی حدیث دیکھ لینے کے بعد جسمیں احاطہ کا صلہ علےٰ آیا ہے۔ کوئی بھی شک وشبہ نہ رہنا چاہئے بلکہ بڑی خوشی سے اپنی تمام تحریر کو جو مخالفانہ رنگ میں نادانی سے لکھی گئی ہو۔ جمنی فائر کر دینا چاہئے۔ مگر افسوس کہ بیجا تعصب اپنی بات کی پچ اور معاصرین میں نمایشی عزت۔ غلطی تسلیم کرنے سے مانع رہی اور رہے گی

تعجب ہے کہ جب مولویصاحب مکرم نے حدیث ملعون من احاط علی مشربۃ پیش کی اور یہ بھی بیان فرما دیا کہ جیسے یہاں علےٰ بلحاظ تصرف و استیلا آیا ہے اور اس نے یہ فائدہ دیا کہ اسے بیگانوں سے روک کر اپنے لئے خاص کر لیا ایسے ہی فقرہ زیر بحث میں علےٰ صلہ لانے سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی روح نے مجھپر پورا پورا تصرف اور استیلا کیا یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنالیا اور اغیار سے بیگانہ کر دیا۔ پھر لسان العرب سے احاطہ کا صلہ الحاط علیہما اور ۲ اذا لم یحیط علیہما سے دکھایا۔ اور مدالقاموس سے بھی احاطہ علیہ بتلایا۔ تو اسکے بعد کونسی کسر علمی پردہ دری میں رہ گئی تھی۔ جو کھلی چٹھی لکھکر اپنی فضیحت کے موجب ہوئے! حضرت سنئے میں ایک اور طریقہ میں آپ کو یہ مسئلہ سمجھاتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ نے صرف میر کا نام لیا حالانکہ اس میں اس مسئلہ کا نام و نشان نہیں معلوم ہوتا ہے کتاب وغیرہ کبھی دیکھی نہیں یونہی نام لے دیا۔ ہم آپ کو اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے کافیہ اور اس کی شرح فوائد ضیائیہ (شرح ملا جامی) مع حواشی کا پتہ دیتے ہیں۔ اسکے پڑھ لینے کے بعد آپ کو ایسے صلات کے ذکر کا قاعدہ کلیہ مل جائیگا۔ اور پھر فصحا کے کلام پر اعتراض کر کے خواہ مخواہ عرضہ تیر ملامت نہ بنینگے۔ کافیہ میں ہے الاعراب ما اختلف الخ

بہ لیدل علے المعانی المعتورۃ علیہ دیکھئے یہاں صلہ علےٰ آیا ہے حالانکہ اس کا صلہ علےٰ نہیں ہوتا۔

مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اے علے المعرب علے تضمین مثل معنی الورود و الاستیلاء۔ اسپر ملا جمال وغیرہ لکھتے ہیں التضمین ھوان یلاحظ فی فعل اوصفتہ معنے فعل وصفتہ آخر۔ بقرینتہ ذکر متعلق الملاحظ بعدہ بحیث یکون الاول مقیدًا والثانی قیدًا یعنی یقصد بلفظ فعل معناہ الحقیقی ویلاحظ معہ معنی فعل آخر بذکر شئے من متعلقات الآخرہ اوحذف۔

اب سنئے حضرت اقدس علیہ السلام نے احاط کے ساتھ ملاحظہ معنی استیلاء کو واستوی علی جسمی ونفسی فی ضمن وجود حتی ما بقی منی ذرۃ اور غلبت علے غلبۃ شدیدۃ وغیرہ سے بتا دیا اور بخوبی سمجھا دیا کہ اس کلام کا معنی یہ ہے کہ احاط مستولیا ومتصرفا علے روحہ یعنی صلہ علےٰ ساتھ ذکر کر کے ملاحظہ معنی استیلاء بطور قید جتلا دیا ہے اور یہ کہیں نہیں فرمایا کہ احاطہ کا اپنا صلہ علےٰ ہی ہے۔ (جب نہیں) مولوی صاحب نے بھی بہت سی مثالیں دیکر آپکو مبہوت کر دیا۔

پھر میں پوچھتا ہوں کہ اس میں کیا شک ہے کہ یہاں احاطہ کا صلہ علےٰ آگیا ہے۔ ترکیب نحوی علےٰ کو احاط کے متعلق کہوگے یا نہیں۔ آپ نے خود تقدیر عبارت بیان کر کے علےٰ کو احاط کے متعلق کر دیا جہاں فرمایا ملعون من احاط بالمشربۃ علے سبیل التملک۔ فرمائیے۔ علےٰ کس لفظ کا صلہ ہے احاط کا ہے یا کسی اور کا۔

پھر آپ فرماتے ہیں جن معنوں کی رعایت سے حدیث میں علےٰ آیا ہے وہ اس عبارت میں مفقود ہے۔ یہ کیسے؟ ذات باری کا "تصرف" اشیاء پر پہلے سے ہی ہونا اس بات کا منافی نہیں کہ اولیٰ تصرف کے ماسوا کسی اور قسم کا تصرف و استیلاء واقع نہ ہو۔ بلکہ نئے استیلاء و تصرف کا اظہار جو یہاں بالتخصیص ضروری ہے۔ وہ بغیر صلہ علےٰ کے ہوی نہیں سکتا تھا۔ اسلئے اس نئے استیلاء کو جتانی کے لئے یہ صلہ لایا گیا۔ اگر علےٰ نہ لایا جاتا۔ تو استیلاء روحانی وفناء نفسانی کا مزید فایدہ حاصل نہ ہوتا۔ (حالانکہ آپ کہتے ہیں علےٰ نے مزید فایدہ نہیں دیا۔)

استوفانی کو احاط علےٰ کا مفسر کیوں ٹھیراتے ہو۔ وہ تو دوسرے مضمون[1] میں ہے واستوی علے جسمی جو ان روحہ احاط علےٰ کے متصل ہے

[1] مضاف مضاف الیہ میں تغایر اعتباری ہے لیس آپکا اعتراض صحیح نہیں۔ ۱۲

کیا وہ نظر نہیں آیا؟ مولویصاحب کی کم نظری کی شکایت اور اپنا یہ حال فبئس العمی عمی القلب۔

قرآن مجید میں "واللہ محیط بالکفرین"۔ آنا ہی بات کا ثبوت نہیں کہ احاطہ کا صلہ علےٰ نہیں آتا۔ یہاں تو احاطہ علمی مراد ہے۔ اگر غضب کا احاطہ مراد ہوتا تو ضرور صلہ علےٰ آتا۔

یہ بھی غلط ہے کہ منع غیرہ منہ اور آپ کو غیروں سے بیگانہ بنا دیا میں فرق بیّن ہے۔ غرض تشابہت ہے دلو بوجہٍ ہر ایک امر اور ہر ایک وصف میں اتحاد ضروری نہیں۔

اور یہ جو کہا کہ وہ گھاٹ پہلے اسکے قبضہ میں نہ تھا۔ اس کا جواب سنئے! کہ جیسے گھاٹ پر اس کا استیلاء پہلے نہ تھا ایسے ہی یہ تصوف و استیلاء صفات ربانی بھی سالک کی روح وجسم پر پہلے واقع نہ ہؤا تھا بلکہ یہ خدا تعالےٰ کی تجلی بطور ترقی واقع ہوئی ہے اور ایک خاص حالت کا نام ہے ہر ایک پر ایسا احاطہ نہیں ہوتا۔ ورنہ عوام الناس اور اولیاء اللہ میں فرق کیا ہؤا۔

معلوم ہوتا ہے آپ قاعدہ تضمین کو جسمیں اعلےٰ درجہ کی بلاغت ہے نہیں جانتے ورنہ آپ یہ نہ کہتے کہ علےٰ اظہار صورت کے لئے آتا ہے اور نہ تقدیر عبارت غلط کرتے۔ صحیح تقدیر یوں ہے من احاط متملکًا علے المشربۃ یا من تملک علے المشربۃ محیطًا کیونکہ تضمین میں قاعدہ تقدیر یہ ہے کہ فعل یا صفت مذکور کو اپنی جگہ ذکر کر کے فعل ملاحظ کو بطور حال ذکر کیا جائے۔ یا فعل ملاحظ کو مع صلہ ذکر کر کے فعل مذکور کو بطور حال لایا جائے۔ چنانچہ المعانی المعتورۃ علیہ کی تقدیر یہ ہے۔ المعانی المعتورۃ واردۃ علیہ المعانی الواردۃ علیہ معتورۃ۔

احاطت الظلمۃ علے کل جھۃ میں بھی یہی قاعدہ سمجھئے یعنی دراصل احاطت الظلمۃ مستولیا علے کل جھۃ ہے۔ اسکی تائید کل جھۃ سے ہو رہی ہے کہ بوجہ غلبہ ظلمت کا احاطہ بطور تملک وتصرف واستیلاء ہے۔

آپ کی تمام علمی باتوں کا جواب ہو چکا۔ باقی اڑہائی ورق غیر متعلق ہیں۔ جنیں سوائے استہزاء وطعن وتشنیع کے کچھ نہیں۔ میں حیران ہوں کہ مسئلہ علمی ہوتا ہے اور زنانہ طبیعتیں طعنے دیکر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ شہادت القرآن جس پر آپکا بڑا ناز ہے۔ مدت ہوئی میں اس کی دھجیاں اڑا چکا ہوں۔ ایک ضخیم کتاب چھپ رہی ہے جسمیں علاوہ دیگر مخالفین کی کتابوں (سیف چشتیائی۔ الہامات مرزا۔ ذرہ تا ذرہ غایت المقصود) کی اس شہادت کا جواب بھی ہے عنقریب حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر نور افزائے چشم تحقیق ہوگی۔ یہ کتاب ایک برس سے لکھی جا چکی ہے۔ مگر ایسے موانع پیش آگئے کہ پریس میں ادہوری پڑی رہ گئی۔ سلم الوصول ونزول الملائکہ کا جواب میری دوسری تصنیف میں دیکھئے جس کا حجم اڑہائی سو اوراق سے زیادہ ہوگا۔ اور جسمیں احمدی مذہب کے تمام عقائد کو بالتفصیل با دلائل بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب پریس پر دینے کا انتظام ہو رہا ہے۔

وہ کون سا میدان ہے جو آپ نے جیتا؟ کیا زبان کی چالاکی سے جاہلوں کو بھڑکا کر تالیاں بجوا دینے کا نام فتح ہے؟ شرم!

کب آپ قلم ہاتھ میں لے کر ٹھنڈے دل سے تحقیق کرنے پر تیار ہوئے۔ آپ کا تو یہ کام ہو گئے اور احمدیوں کے خلاف ایک جوش پیدا کر دیا۔ پھر عوام الناس نہ کسی کی سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں ایسی صورت میں کلمۂ حق کو کوئی کیا سمجھے۔

مورخہ ۵۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ احمدی گجراتی از گولیکے ضلع گجرات

کفارہ کے ثمرات

عیسائی ممالک میں اتوار کے دن خاص مذہبی تعلیم کا مدرسہ لگا کرتا ہے ایسے ایک مدرسہ کے ایک سپرنٹنڈنٹ صاحب اس جرم میں گرفتار ہوئے کہ وہ جلتی بتیاں بچوں کی انگلیوں پر لگانے کی سزا دیا کرتے تھے۔ اور ایسے ہی عیسوی دینی مدرسہ کے ایک اور سپرنٹنڈنٹ صاحب اس جرم میں ماخوذ ہوئے ہیں کہ انہوں نے بعض لڑکیوں کے ساتھ جو ان کے مدرسہ میں تعلیم پانے آتی تھیں۔ ناقابل ذکر فعل کا ارتکاب کیا اس کا نام ایڈورڈ مالی طو تحریر ہے۔

انڈیا میں پادری شلٹز صاحب گرجا سے موقوف کئے گئے۔ جرم یہ ہے کہ کسی مد میں سات سو روپے کا پتہ نہیں لگتا۔ اور بعض دروغ گوئیاں پادری صاحب سے واقع ہوئی ہیں اور ہمسائیوں کے ساتھ آپ سخت بدسلوکی۔ بلکہ مار پیٹ کے ساتھ پیش آتے رہے ہیں۔ وغیرہ۔

لاکراس کے پادری ہوفر صاحب ایک ۱۸ سالہ لڑکی کے ساتھ منہ کالا کرنے کے جرم میں گرفتار ہیں چار ہزار کی ضمانت پر مقدمہ چل رہا ہے۔

(بدر)

رسید آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۷ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - بابو غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر تونغ مدرسہ ۱۵ر
۲ - مولوی محمد اسماعیل صاحب جماعت نز گوٹی ضلع گوجرانوالہ مدرسہ عا
۳ - میاں الٰہی بخش صاحب و رحیم بخش کتب فروش گجرات مدرسہ للعہ
۴ - بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور مدرسہ عہ

۱۸ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - میاں دولت خان صاحب ازبیاس قربانی فنڈ مدرسہ میزان
۲ - میاں محمد علی صاحب ؍؍ مدرسہ عہ
۳ - مولوی محمد یمین صاحب دیگران مانسہرہ مدرسہ عہ
۴ - بابو محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافسمین الٰہ آباد مدرسہ عہ
۵ - بابو فرزند علی صاحب سٹیشن ماسٹر میتہ نیامی ۸ر
۶ - منشی عنایت اللہ صاحب سندسوان ضلع گوجرانوالہ مدرسہ ۱۰ر
۷ - شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور مدرسہ عہ
۸ - منشی محمد ابراہیم صاحب ڈیکسی نیٹر اٹک مساکین مدرسہ میزان
۹ - مولوی جان محمد صاحب لالیان ضلع جھنگ مدرسہ عہ
۱۰ - منشی محمد دین صاحب بلالی ضلع گجرات مدرسہ ۲ر
۱۱ - منشی نور بخش صاحب ٹریزری اسسٹنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ مدرسہ عا
۱۲ - منشی طفیل احمد صاحب چندوسی مدرسہ ۱۲ر

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر سید جلال صاحب بربرا (افریقہ) مدرسہ مع
۲ - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر مدرسہ عہ

۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - منشی عبد العزیز صاحب المد کلکٹری سہارنپور مدرسہ ۸ر
۲ - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مدرسہ سے
۳ - مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن مدرسہ سے

۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - مرزا عباس علی صاحب گارڈ کوہاٹ مدرسہ عہ
۲ - بابو عطا الٰہی صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر لالہ موسیٰ مدرسہ ر

۲۲ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - منشی گلاب دین صاحب مدرس رہتاس مدرسہ ۸ر

۲۳ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - مولوی شیر علی صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ قادیان

۲۴ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - اسماعیل آدم صاحب بمبئی مدرسہ سے
۲ - حافظ نور محمد صاحب ڈھک بازار پٹیالہ مدرسہ عہ

۲۵ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن شاہپور مدرسہ عہ
۲ - چودہری فضل دین صاحب منڈرانوالہ ضلع سیالکوٹ مدرسہ ر
۳ - جان محمد صاحب مدرس اول فارسی سکول ڈسکہ مدرسہ عا
۴ - میاں رحیم بخش صاحب سکنہ ڈسکہ مدرسہ ۴ر

۲۶ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - شیخ ضیاء اللہ صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ مدرسہ ۸ر
۲ - میاں محمد علی صاحب لیس دفعدار کور نمبر ۱۴ انبالہ مدرسہ عہ
۳ - قاضی عبد الرحیم نقشہ نویس نہر جمون مدرسہ عہ
۴ - میاں عبد الواحد صاحب خانساماں مس کوٹ جہانسی مدرسہ ۸ر
۵ - میاں حافظ نور احمد صاحب اینڈ کو احمدی اکولہ تاجنا بیٹھہ مدرسہ عہ
۶ - جماعت راولپنڈی معرفت حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی مدرسہ ۱۱ر

۲۷ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر محبوب عالم صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ حج پور سکین فنڈ عا
۲ - مرزا ظہور علی صاحب احمدی شاہ جہانپور مدرسہ ۴ر

۲۹ - جولائی ۱۹۰۵ء

ماسٹر عبد الرؤف صاحب ٹیچر بھیری کپورتھلہ مدرسہ ۶ر
۲ - جماعت سمڑیال معرفت حسن محمد خان سمڑیال ضلع سیالکوٹ
۳ - منشی فضل الٰہی صاحب ڈیکسی نیٹر مانسہرہ ضلع ہزارہ مدرسہ ۷ر

۳۰ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - پیر برکت علی صاحب صنع رکھل ضلع گجرات مدرسہ ۸ر

۳۱ - جولائی ۱۹۰۵ء

۱ - ڈاکٹر محمد علی خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کنڈی کما مدرسہ ے
۲ - جماعت احمدیہ میرٹھ معرفت سکرٹری انجمن احمدیہ مدرسہ للعہ
۳ - جماعت مردان معرفت منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان مدرسہ معہ

درخواست نکاح

ایک نوجوان احمدی شیخ قانونگو عمر ۱۸ سال خواندہ جسکی دوکان سوداگری کتب فروشی و جلد سازی شہر جموں میں ہے اچھی حیثیت اور معقول گذارہ رکھتا ہے کسی احمدی بھائی کے ہاں شادی کا خواہشمند ہے - مزید حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - جو شیخ رحیم بخش فیروز الدین احمدی تاجران کتب و سوداگران اردو بازار جموں کے نام ہونی چاہئے -

۲ - مولوی غلام رسول صاحب راجیکے جو ایک عالم آدمی ہیں بڑے دیندار اور مخلص احمدی ہیں غیر احمدیوں میں ناطہ کرنا برا سمجھتے ہیں نوجوان ہیں عمر کوئی پچیس چھبیس سال کی ہوگی -

میں ذاتی طور پر مولوی صاحب ممدوح کو جانتا ہوں بڑے شریف الطبع اور مخلص احمدی ہیں - جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں بذریعہ ایڈیٹر الحکم یا براہ راست مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات سے خط و کتابت کریں -

کالج فنڈ کی رسید زر

منشی عبد الغنی صاحب محکمہ جنگلات بیاس ۲ر
میاں کرم داد صاحب ساکن دوالمیال عصہ
میاں عبد الواحد خان صاحب جہانسی عصہ
منشی برکت علی کلرک ایمن آبادی صہ
بابو برکت علی صاحب از شملہ للعہ
میاں محمد حسین پنجابی از مدراس عصہ
شیخ محمد حسین صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات پنڈی عا
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور ۱۲ر
میاں رحمت اللہ صاحب احمدی بنگہ ۱۵ر
منشی ولایت شاہ صاحب مدرس لورالائی ۱۲ر
منشی غلام نبی صاحب پٹواری مریدوالہ عصہ
بابو غلام حیدر صاحب کلرک ڈاکخانہ مری ۸ر
بابو غلام حسن صاحب بابو قادر بخش صاحب از ٹوبہ ٹیک سنگھ عا
منشی محمد شفیع صاحب اپر چناب نہر گوجرانوالہ ۲ر
منشی نور الدین صاحب کلرک گورداسپور ۴ر
مرزا نذر علی صاحب صوابی ۴ر
مولوی فضل حق صاحب پٹیالہ دوسال عصہ
مولوی محمد عبد اللہ صاحب ناظر رشتہ تعلیم پٹیالہ دوسال عصہ
منشی سراج الحق صاحب محرر پٹیالہ ؍؍ عصہ
منشی غلام نبی صاحب ساکن مجن تحصیل بھیرہ عم
جماعت شملہ ۱۲ر
منشی عبد العزیز صاحب ہیڈ ماسٹر متھرا صہ
بابو غلام محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر بیرنی (افریقہ) عصہ
میاں عظیم شاہ باورچی ؍؍ عصہ
میاں عظیم خان ؍؍ عصہ
منشی نادر خان صاحب انسپکٹر پولیس ؍؍ للعہ
میاں چاند خان صاحب احمدی جہانسی عصہ
بابو غلام محمد صاحب لاہوری عصہ
متفرق از لاہور معرفت قریشی صاحب ۸ر
منشی امام الدین صاحب پٹواری لوچپ صہ
مولوی غلام نبی صاحب قادیان ۲ر
بابو قادر بخش صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۷ر
بابو اصغر علی صاحب کلرک دوماہ ۲ر
محمد عارف طالب علم قادیان ۲ر
پیر برکت علی احمدی ۸ر
حافظ فتح الدین صاحب نمبر دار مرار للعہ
ماسٹر ہدایت اللہ صاحب از جہلم للعہ
بابو فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر سمہ عصہ
میاں مہر الدین و کرم الدین از لالہ موسیٰ للعہ
معرفت مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ عا
بابو محمد اسماعیل صاحب لنبہ گراؤں عصہ
بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لودہانہ عصہ
میاں نیاز احمد خان صاحب گوالیار عصہ

(باقی آئندہ)

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہیں ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہو کہ اس کا مال و اسباب محفوظ نہ ہے ؟

حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائیں جن کا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی - مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بھی جاتے ہیں لکڑی کے صندوقوں کے مقابلہ میں یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور بہت زیادہ مضبوط اور پائیدار - نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر میں ہر طرح سے آسانی کے ساتھ اسباب بند کر کے لے جا سکتے ہیں - چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اس لئے آپ اس میں کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائیں گے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکوں کی تجارت کرتے ہیں وہ اکٹھے منگوائیں گے تو ان کے ساتھ خاص رعایت بھی کیجائے گی - مفصل فہرست درخواست کر کے کارخانہ سے منگوا لو درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجاوے - تمام درخواستیں بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے -

آخیر ستمبر ۱۹۰۵ء تک نصف قیمت

رسٹ واچ - یہہ گھڑی کلائی پر باندہی جاتی ہے - اسکا ٹائم خالص چینی کا ہے جیب میں بھی لگ سکتی ہے تو دیکھنے میں عنٰہ روپیہ کی معلوم ہوتی ہے - ہزارہا فروخت ہو چکی ہیں قیمت بموتیمہ للعہ ۱۲ر علاوہ محصول

بال اڑانیکا پوڈر - واقعی بے نظیر ہے اسکے استعمال سے بال اڑجاتے ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی - قیمت فی بکس ۳ر علاوہ محصول

ترکی ٹوپیاں - عنابی - سرخ - سیاہی مائل ہر قسم کی موجود ہیں - قیمت عہ علاوہ محصول - سر کا ناپ ضرور تحریر کریں -

ملنے کا پتہ

منیجر دی حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی لاہور